2

اقتصادی نمو

مالی سال 24ء میں حقیقی جی ڈی پی میں معتدل بحالی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں معمولی سکڑاؤ دیکھا گیا تھا۔ بحالی میں اہم کردار زراعت کے شعبے نے ادا کیا کیونکہ اہم فصلوں کی بمپر پیداوار حاصل ہوئی۔ زیر کاشت رقبے میں اضافہ ، یافتوں کا بڑھنا ، بہتر موسم اور خام مال کی دستیابی میں بہتری جیسے عوامل بلند پیداوار کے حصول میں معاون ثابت ہوئے۔ خدمات کے شعبے نے بھی قابل ذکر کردار ادا کیا ، جبکہ صنعت میں مسلسل دوسرے سال کمی دیکھی گئی۔ معاشی استحکام کی پالیسیوں کے ساتھ ساختی مسائل کے تسلسل نے صنعتی سرگرمیوں کو محدود رکھا۔ اس سے قطع نظر مالی سال 23ء میں تیزی سے کمی کے بعد ملکی اور درآمدی دونوں قسم کے خام مال کی دستیابی میں بہتری کے باعث بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں معمولی اضافہ ہوا۔ صنعتی روزگار بھی بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے رجحانات سے کافی حد تک ہم آہنگ رہا ہے۔ روزگار کے متعلق کاروبار اور صارفین کے احساسات میں کچھ بہتری ہوئی۔ تاہم ، سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے برس کمی کا رجحان جاری رہا اور مالی سال 24ء میں یہ کم ترین سطح پر آ گئی۔ یہ صورت حال درمیانی مدت میں معیشت میں بلند نمو کے حصول اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کے حوالے سے خوش آئند نہیں ہے۔

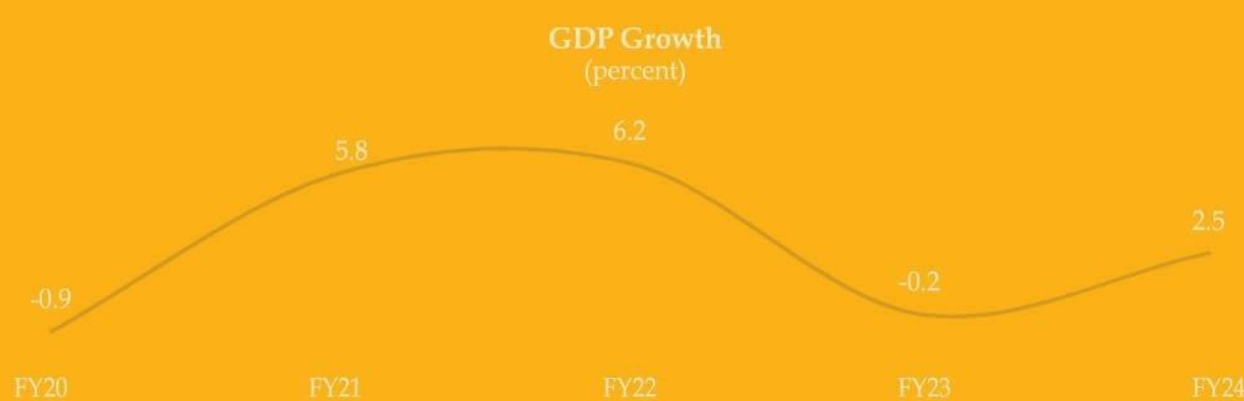

2 اقتصادی نمو

2.1 جی ڈی پی کی نمو

مالی سال 24ء میں پاکستان کی حقیقی معاشی سرگرمی میں معتدل بحالی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس اس میں معمولی سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا (**جدول 2.1**)۔ معاشی بحالی کا سبب زراعت کا شعبہ تھا جس کے بعد خدمات کے شعبے نے اہم کردار ادا کیا۔ تاہم، صنعت میں معمولی کمی دیکھی گئی (**شکل 2.1**)۔ زرعی پیداوار کو سیلاب کے بعد نمی سے بھرپور زرخیز زمین اور دیگر معاون عوامل سے فائدہ پہنچا، جبکہ صنعت کی نمو میں کمی سکڑاؤ پر مبنی معاشی پالیسیوں، بلند مہنگائی، ملک میں معاشی بے یقینی اور سخت عالمی مالی حالات کے تسلسل کی عکاس ہے۔

زرعی شعبے کی نمو میں اہم کردار گندم اور چاول کی ریکارڈ فصل کے ساتھ کپاس کی پیداوار میں خاصے اضافے نے ادا کیا۔ زیرِ کاشت رقبے اور یافتوں میں بہتری دیکھی گئی، تاہم زیادہ تحریک سازگار موسم، آبپاشی کے پانی کی دستیابی میں بہتری، مصدقہ بیجوں اور کھاد کے وسیع استعمال اور زراعت کے شعبے کو قرضوں میں اضافے سے ملی۔

صنعت کی نمو میں کمی کی اہم وجوہات میں بجلی کی پیداوار، گیس اور پانی کی فراہمی میں خاصی کمی شامل ہیں۔ بجلی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ، اور گھریلو اور صنعتی

شکل 2.1: جی ڈی پی کی نمو میں حصہ۔ رسد

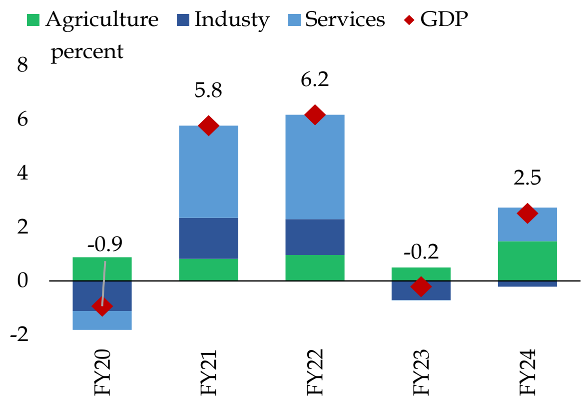

Source: Pakistan Bureau of Statistics

صارفین کی گرڈ سے ہٹ کر شمسی توانائی پر بتدریج منتقلی کے باعث اس کے استعمال میں کمی اور زراعانت کے کم ہونے سے اس شعبے کے قدر اضافی میں قابل ذکر کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، مالی سال 24ء میں تعمیرات کے ذیلی شعبے نے بھی منفی کردار ادا کیا، جس کے اسباب میں ترقیاتی اخراجات میں سست رفتاری، اور سخت زری پالیسی اور مالیاتی یکجائی کے حالات میں تعمیرات کی بڑھتی ہوئی لاگت شامل ہیں۔ تاہم مالی سال 24ء میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) میں معمولی بحالی ہوئی، جبکہ مالی سال 23ء میں کمی ہوئی تھی۔

جدول 2.1: جی ڈی پی کی نمو

فیصد

	م س 23ءن					م س 24ءع					جی ڈی پی کی نمو میں حصہ*	
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	سالانہ	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	سالانہ	م س 23ءن	م س 24ءع
جی ڈی پی	**1.5**	**2.5**	**-1.1**	**-3.6**	**-0.2**	**2.7**	**2.0**	**2.4**	**3.1**	**2.5**	**-0.2**	**2.5**
زراعت	0.0	3.3	3.9	1.7	2.2	8.6	6.1	3.9	6.8	6.4	0.5	1.5
اہم فصلیں	-11.8	9.1	9.2	-7.9	0.5	30.2	14.0	2.0	27.0	17.0	0.0	0.7
صنعت	-0.2	1.7	-6.6	-9.2	-3.7	-2.7	-1.2	2.8	-3.6	-1.1	-0.7	-0.2
ایل ایس ایم	-1.3	-1.9	-14.5	-19.5	-9.8	-0.6	-0.7	1.6	4.2	1.1	-0.9	0.1
خدمات	2.7	2.4	-1.2	-3.7	0.0	2.0	1.3	1.6	3.7	2.2	0.0	1.3

ن: نظرثانی شدہ؛ ع: عبوری

* الگ الگ راؤنڈ آف کرنے کی وجہ سے ضروری نہیں ہے کہ حصے کے اعداد و شمار یکساں ہوں۔

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

جدول2.2: مجموعی طلب کے اجزائے ترکیبی

بطور فیصد جی ڈی پی

	مس20ء	مس21ء	مس22ء	مس23ء	مس24ء
مجموعی صرف	93.3	94.4	96.4	93.5	93.4
گھرانے*	81.5	83.5	85.9	83.2	84.6
حکومت	11.8	10.9	10.5	10.3	8.7
سرمایہ کاری	14.8	14.5	15.6	14.1	13.2
خالص برآمدات	-8.1	-8.9	-12.0	-7.6	-6.5
برآمدات	9.3	9.1	10.5	10.5	10.4
درآمدات	17.4	18.0	22.5	18.1	16.9
یادداشتی اجزا					
قومی بچتیں	13.3	13.7	10.9	13.2	13.0

* بشمول گھرانوں کو خدمات فراہم کرنے والی غیر منافع بخش تنظیمیں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مالی سال 24ء میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی معمولی بحالی کی وجوہات میں خام مال کی بہتر دستیابی، زرعی پیداوار میں اضافہ ، درآمدی پابندیوں میں نرمی اور اجناس کی کم عالمی قیمتیں شامل ہیں۔ اس سے قطع نظر مینوفیکچرنگ کی سرگرمیوں پر متعدد عوامل اثرانداز ہوتے رہے، جن میں خام مال خصوصاً توانائی کی قیمتوں میں اضافہ ، مہنگائی کے دباؤ کے حالات میں کمزور ملکی طلب اور قرض لینے کی بلند لاگت شامل ہیں۔

مالی سال 24ء کے دوران خدمات کے شعبے کی بہتر کارکردگی میں نمو بلند زرعی پیداوار اور صنعتی سرگرمی میں معمولی بحالی کے اثرات کی عکاسی کرتی ہے۔ خدمات کے شعبے کی نمو میں اہم حصہ تھوک اور خردہ تجارت ، دیگر نجی خدمات اور تعلیم کا رہا۔ مالی سال 24ء میں اطلاعات اور مواصلات ، مالیات اور بیمہ اور عمومی حکومتی خدمات جیسے خدمات کے اہم شعبوں کے قدر اضافی میں کمی مسلسل دوسرے برس جاری رہی۔

صنعتی روزگار کی صورت حال کے مطابق افرادی قوت کی مارکیٹ میں پیش رفتوں سے مینوفیکچرنگ سرگرمی کے رجحانات ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی عکاسی حال اور مستقبل میں روزگار کے مواقع کی تخلیق کے متعلق کاروباری اداروں اور صارفین کے احساسات میں معمولی بہتری سے ہوتی ہے۔ اجرتوں میں بہتری آئی، تاہم اس کی رفتار گذشتہ برس کے مقابلے میں سست رہی۔

جی ڈی پی کا طلب کا پیمانہ ظاہر کرتا ہے کہ سست نمو سے قطع نظر جی ڈی پی میں 90 فیصد سے زائد حصے کے ساتھ صرف کے اخراجات کو بدستور بالادستی حاصل ہے۔ دوسری جانب، سرمایہ کاری میں مسلسل دوسرے برس کمی ہوئی اور مالی سال 24ء میں یہ گر کر جی ڈی پی کے 13.2 فیصد کی کم ترین سطح پر آگئی (**جدول 2.2**)۔ بچتوں میں معمولی کمی کے باوجود اس کے نتیجے میں بچتوں اور سرمایہ کاری کا فرق تقریباً ختم ہو گیا ہے (**شکل 2.2**)۔ تاہم، یہ رجحانات وسط تا طویل مدتی معاشی سمت اور روزگار کے مواقع کی تخلیق کے لحاظ سے خوش آئند نہیں کیونکہ اس کے لیے ملک کی پیداواری گنجائش میں توسیع کی ضرورت ہے۔

ترقی یافتہ اور سرفہرست ابھرتی معیشتوں کے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ بچتوں اور سرمایہ کاری میں خاصا اضافہ کیے بغیر بلند معاشی نمو کو حاصل نہیں کیا جاسکتا۔[1]

شکل2.2: بچت اور سرمایہ کاری کا فرق

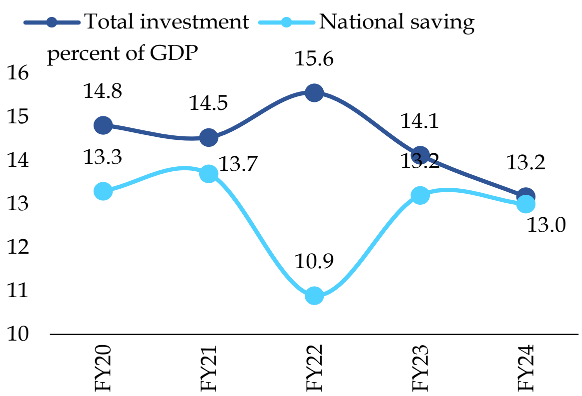

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[1] ایشیائی ترقیاتی بینک (2020ء)۔ ایشیا کی خوشحالی کا سفر، گذشتہ پچاس برسوں میں پالیسی، مارکیٹ اور ٹیکنالوجی۔

جدول 2.3:زراعت کے شعبے میں نمو

فیصد

	م س23ء ن					م س24ء ع					حصہ	
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	سالانہ	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	سالانہ	م س23ء ن	م س24ء ع
زراعت	**0.0**	**3.3**	**3.9**	**1.7**	**2.2**	**8.6**	**6.1**	**3.9**	**6.8**	**6.4**	**2.2**	**6.4**
فصلیں	-8.2	4.0	3.1	-4.7	-1.2	16.0	9.6	2.6	14.0	10.3	-0.4	3.5
اہم فصلیں	-11.8	9.1	9.2	-7.9	0.5	30.2	14.0	2.0	27.0	17.0	0.1	3.2
دیگر فصلیں	-2.1	-1.3	-1.5	-0.6	-1.4	-2.0	-1.0	-0.4	-1.5	-1.2	-0.2	-0.2
کپاس کی جننگ	-22.4	-30.2	-26.9	-10.7	-22.8	25.7	53.4	61.8	49.4	47.2	-0.3	0.5
گلہ بانی	4.0	2.4	3.9	4.3	3.7	5.3	3.7	4.8	4.0	4.5	2.3	2.8
جنگل بانی	14.2	18.5	18.7	15.1	16.6	8.3	3.7	0.9	-0.4	3.0	0.4	0.1
ماہی گیری	0.6	0.6	0.6	0.6	0.6	0.7	0.8	0.8	0.9	0.8	0.0	0.0

ن: نظر ثانی شدہ:ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دراصل کم اور منجمد سرمایہ کاری خصوصاً صنعت کاری کی رفتار کو سست کر کے معاشی توسیع کو محدود کر دیتی ہے۔

شکل 2.3: صنعت میں جی ڈی پی کا حصہ

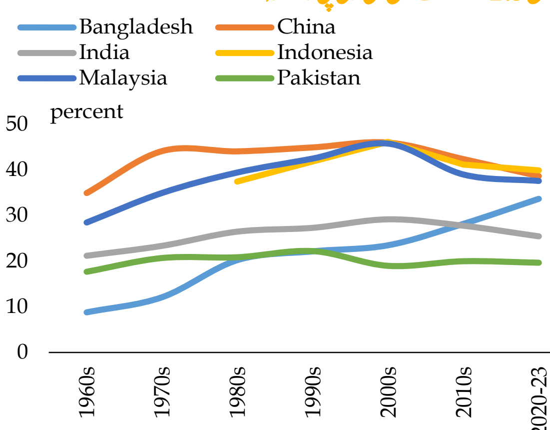

Source: World Bank Database (2024)

جیسا کہ **شکل 2.3** میں دکھایا گیا ہے کہ پاکستان کی جی ڈی پی میں صنعت کا حصہ نہ صرف خطے میں کم ترین سطح پر ہے بلکہ حالیہ برسوں کے دوران اس میں کمی کا رجحان رہا ہے۔ یہ چین جیسی علاقائی معیشتوں کے تجربات کے برعکس ہے جہاں پر سرمایہ کاری میں مسلسل اضافے کا رجحان جاری رہا ہے اور یہ 1960ء کی دہائی میں جی ڈی پی کے 25.6 فیصد کی سطح سے بڑھ کر 2022ء میں 43.1 فیصد پر آ گئی، جس کے نتیجے میں وہاں کی جی ڈی پی میں صنعت کا حصہ 1960ء کی دہائی کے تقریباً 35.0 فیصد سے بڑھ کر 2022ء میں جی ڈی پی کے تقریباً 40 فیصد تک پہنچ گیا ہے۔ اس پس منظر میں پاکستان میں پائیدار اور شمولیتی نمو کے لیے صنعتی شعبے کو مضبوط بنانے کی خاطر سرمایہ کاری میں اضافہ ضروری ہے۔ تاہم اس کا دارومدار پوری معیشت پر مبنی اصلاحات کے علاوہ سیاسی بے یقینی میں کمی، امن و امان کی صورت حال میں بہتری لانے اور قانون کی حکمرانی کو مضبوط بنانے، سرکاری اداروں کی ڈی ریگولیشن اور نج کاری کے ذریعے مسابقت پیدا کرنے، کاروبار کرنے کی لاگت میں کمی کرنے اور مجموعی طور پر سازگار کاروباری ماحول کی تخلیق پر ہے۔

شکل 2.4: جی ڈی پی کی نمو میں اہم فصلوں کا حصہ

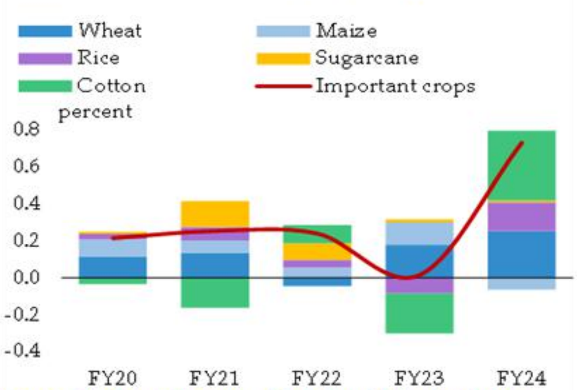

Sources: Pakistan Bureau of Statistics; SBP calculations

2.2 زراعت

سیلاب کے نتیجے میں نقصانات کے باعث گذشتہ دو برسوں تک کمزور رہنے کے بعد مالی سال 24ء کے دوران زرعی پیداوار میں اضافہ ہوا (**جدول 2.3**)۔ نمو میں اتنے اضافے میں گندم اور چاول کی ریکارڈ پیداوار اور کپاس کی پیداوار کی بحالی نے اہم کردار ادا کیا، جس نے مکئی اور گنے کی پیداوار میں کمی کے اثرات کو مکمل طور پر زائل کر دیا (**شکل 2.4**)۔

جدول 2.4: بیجوں کی دستیابی اور ضرورت

دستیابی ہزار میٹرک ٹن

فصل	م س23ء		م س24ء	
	دستیابی	ضرورت کا فیصد	دستیابی	ضرورت کا فیصد
دھان	67.3	147.5	57.1	125.1
مکئی	28.0	84.9	32.2	97.4
کپاس	42.2	84.2	25.4	50.8
گندم*	511.4	46.4	529.1	46.3

*مالی سال 24ء کے اعداد و شمار عبوری ہیں۔

ماخذ: وفاقی محکمہ برائے بیجوں کی توثیق اور رجسٹریشن

مالی سال 23ء میں سیلاب سے نقصانات کے بعد کپاس اور چاول کی فصل کی پیداوار میں بحالی ہوئی۔ زیر کاشت رقبے اور بہتر یافت نے فصل کی بلند پیداوار میں کردار ادا کیا۔ گذشتہ برس کی بلند قیمتوں کے ساتھ ساتھ خصوصاً کپاس کی امدادی قیمت کے اعلان جیسے پالیسی اقدامات سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ اہم فصلوں کے زیر کاشت رقبے میں اضافہ کریں۔ سازگار موسمی حالات، اور قرضوں، بیجوں، کھاد اور پانی سمیت خام مال کی بہتر دستیابی سے فصلوں کی یافت بہتر بنانے میں مدد ملی۔ مزید برآں، زرعی قرضوں کی تقسیم کے ہدف میں اضافے اور کسان پیکج[2] سے بھی زرعی پیداوار میں اضافے کو تحریک ملی۔ اگرچہ پانی ضرورت کے مطابق دستیاب رہا، تاہم ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں بارشوں میں بے قاعدگی تشویش کا باعث رہی۔

خام مال

بیج

پاکستان میں معیاری بیجوں کی دستیابی ایک مستقل مسئلہ ہے۔ مکئی کے مخلوط بیجوں کا کامیاب استعمال یافت میں خاصے فوائد کے حصول کی ایک کامیاب ملکی مثال ہے۔ مالی سال 24ء کے دوران چاول کے بہتر معیار کے بیجوں کے استعمال، کپاس میں کیڑوں کی مزاحم بیجوں کی اقسام اور گندم کے لیے توثیق شدہ بیجوں کے استعمال سے پیداوار کو بڑھانے میں مدد ملی۔

شکل 2.5: آب پاشی کے لیے پانی

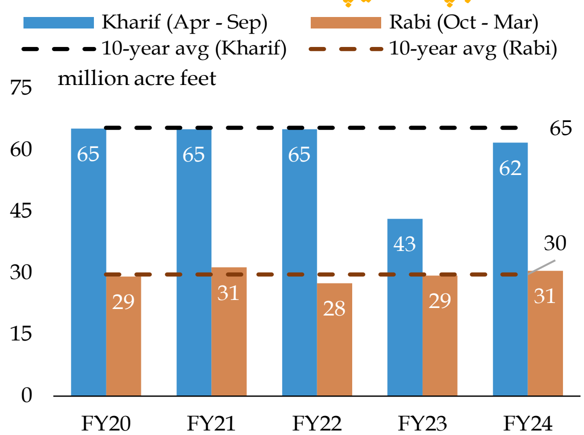

Source: Indus River System Authority

مالی سال 24ء کے دوران گندم اور مکئی کے توثیق شدہ بیجوں تک کاشت کاروں کی رسائی میں اضافہ ہوا، تاہم دھان / چاول کے علاوہ تمام اہم فصلوں کے لیے ان کی دستیابی ضرورت سے کم رہی (**جدول 2.4**)۔[3] ربیع مالی سال 24ء میں گندم کے لیے توثیق شدہ بیجوں کی دستیاب بڑھ گئی، جو اس کے زیر کاشت رقبے سے ہم آہنگ ہے۔ بیجوں کی قلت کو عام طور پر بے ضابطہ ذرائع سے حاصل شدہ بیجوں

[2] کسان پیکج کے تحت زراعت کی معاونت کے لیے زر اعانت اور جدید ٹیکنالوجی فراہم کی گئی۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2023-24ء۔ وزارت خزانہ۔

[3] خصوصاً، دھان کے لیے توثیق شدہ بیجوں کی دستیابی 25.1 فیصد سے تجاوز کر گئی لیکن مکئی اور کپاس کے لیے بالترتیب 2.6 فیصد اور 49.2 فیصد کم رہی۔ ربیع مالی سال 24ء میں گندم کے لیے توثیق شدہ بیجوں کی دستیابی بڑھ گئی، جو اس کے زیر کاشت رقبے سے ہم آہنگ ہے۔

کے ذریعے پورا کیا جاتا ہے، جو اچھے معیار کے نہیں ہوتے اور کیڑوں کے حملوں کا باعث بنتے ہیں، جس کے نتیجے میں زرعی پیداواریت متاثر ہوتی ہے۔[4]

پانی

مالی سال 24ء کے دوران نہری پانی کی مجموعی صورت حال اطمینان بخش رہی۔ نہروں سے پانی کا استعمال گذشتہ برس کے مقابلے میں زیادہ رہا، کیونکہ پچھلے سال سیلاب کی وجہ سے آبپاشی کے لیے پانی کی ضرورت میں کمی آ گئی تھی (**شکل 2.5**)۔ موسم وار تفصیلات سے نشاندہی ہوتی ہے کہ خریف مالی سال 24ء میں آبپاشی کے پانی کا بہاؤ گذشتہ برس کے مقابلے میں 42.9 فیصد زائد رہا۔ پانی کی اتنی فراہمی بارشوں کے رجحانات سے ہم آہنگ ہے اور سیلاب کے سال سے پہلے کی دس سالہ اوسط سے کم ہے۔[5] تاہم، بارشوں کے اوقات میں بے قاعدگی دیکھی گئی، جو مالی سال 24ء کے دوران پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کے بڑھتے ہوئے اثرات کی عکاس ہے۔

خریف کے سیزن کے بیشتر حصے میں بارشیں اوسط سے زائد یا اس کے قریب رہیں، تاہم اگست 2023ء میں موسم خشک رہا اور ایسا جون 2023ء کے بعد ہوا جس میں گذشتہ 63 برسوں میں دوسری بار سب سے زیادہ بارشیں ریکارڈ کی گئیں۔[6] اسی طرح دسمبر اور جنوری کے بیشتر حصوں میں موسم خشک اور سرد رہا، جبکہ مارچ میں معمول سے زیادہ بارشوں کے ساتھ بعض علاقوں میں ژالہ باری اور جھکڑ چلنے سے کھڑی فصلوں کو نقصان پہنچا۔[7]

پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کا ایک اور تشویشناک عنصر ہمالیہ کے قراقرم ہندوکش گلیشئرز کے پگھلنے کے عمل میں تیزی آنا ہے، جو انڈس بیسن آبپاشی کے نظام کے لیے پانی کا ایک بڑا اپ اسٹریم ذریعہ ہیں۔ **باکس 2.1** میں اس مسئلے کے تناظر میں پاکستان کے لیے اس کے مضمرات اور ممکنہ اصلاحی اقدامات کو مختصراً اجاگر کیا گیا ہے۔

باکس 2.1: ماحولیاتی تبدیلی اور پاکستان میں گلیشئروں کے پگھلنے کے واقعات میں اضافہ

ماحولیاتی تبدیلی بہت اہمیت کے حامل عالمی مسائل میں سے ایک ہے جو زمین اور اس پر آباد افراد کو شدت سے متاثر کر رہا ہے۔[1] گرین ہاؤس گیسوں کے مجموعی اخراج میں صرف 0.9 فیصد حصہ رکھنے کے باوجود پاکستان درجہ بندی کے لحاظ سے ان ممالک میں سرفہرست ہے جو ماحولیاتی تبدیلی سے بہت زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔[2] سیلاب، طوفانوں اور گرمی کی لہروں جیسے شدید موسمی واقعات پر مشتمل طویل مدتی ماحولیاتی خطرے کے اشاریے جرمن واچ کے مطابق ماحولیاتی تبدیلی سے متاثرہ ممالک میں پاکستان آٹھویں نمبر پر ہے۔[3]

پاکستان شدید سیلاب، بارشوں کے بے ترتیب رجحانات کے بعد خشک موسم کے طویل ادوار اور گرمی کی لہروں کے اعادے کے باعث شدید نوعیت کے موسمی واقعات کا سامنا کر رہا ہے (**شکل 2.1.1**)۔ آئندہ برسوں میں صورت حال مزید بگڑنے کا امکان ہے۔ عالمی بینک کی پیش گوئی کے مطابق پاکستان کو 2050ء تک ماحولیاتی تبدیلی کے نتیجے میں جی ڈی پی کے 18 تا 20 فیصد تک نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔[4] پاکستان میں ہر سال صرف سیلاب کے نتیجے میں تقریباً 3.3 ارب ڈالر نقصان کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جس کا انحصار ان کی شدت اور فریکوینسی پر ہے۔[5] مثلاً، 2022ء میں آنے والے سیلاب کے نتیجے میں تقریباً 15.2 ارب ڈالر کا نقصان پہنچا تھا۔[6]

شکل 2.1.1: پاکستان میں قدرتی آفات کی تعداد (1980ء تا 2023ء)

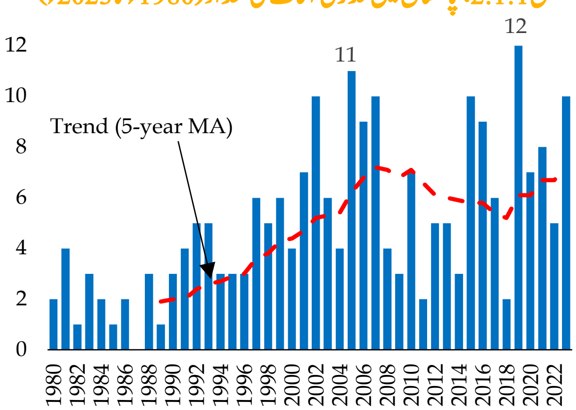

Note: Disasters include floods, cyclones, extreme temperature, and droughts
Source: Financial Risk Statement 2024 - 25, MoF

[4] بیج کی صنعت کا جائزہ: آگے بڑھنے کا راستہ۔ پاکستان انسٹی ٹیوٹ آف ڈویلپمنٹ اکنامکس، 2024ء۔
[5] خریف مالی سال 13ء تا 22ء کے دوران آبپاشی کے پانی کا اوسط بہاؤ 65 ملین ایکڑ فٹ تھا۔ ماخذ: ارسا
[6] ماخذ: پاکستان کا ماہانہ ماحولیاتی خلاصہ اپریل تا ستمبر 2023ء کے شمارے، پاکستان محکمہ موسمیات۔
[7] ماخذ: پاکستان کا ماہانہ ماحولیاتی خلاصہ اکتوبر 2023ء تا مارچ 2024ء کے شمارے، پاکستان محکمہ موسمیات۔

شکل 2.1.2: مرکزی قراقرم نیشنل پارک میں گلیشیئر کے ذخائر

blue: clean ice; yellow: debris-covered ice

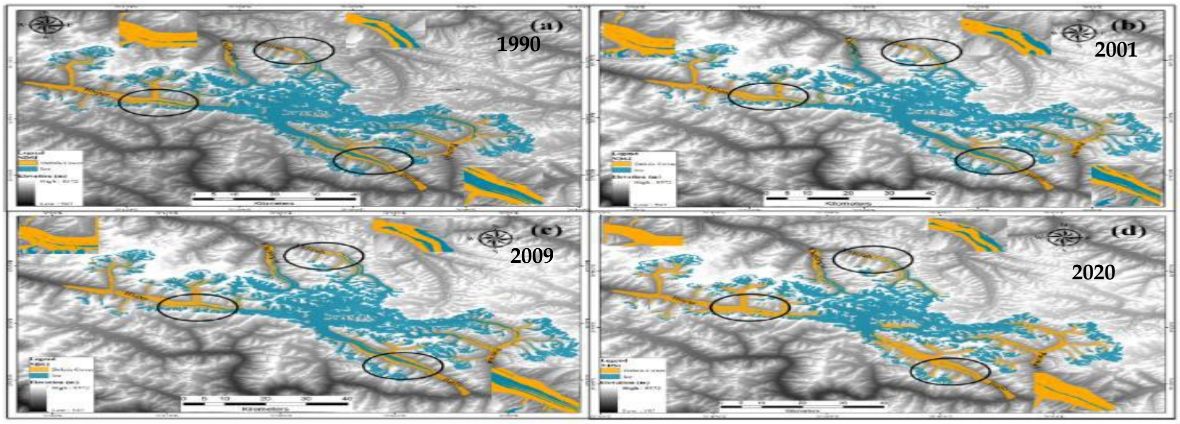

Source: Adopted from Moazzam et al. (2022)

ایک اور ماحولیاتی تبدیلی جو بتدریج پاکستان کے شمالی علاقوں میں رونما ہورہی ہے، وہ گلیشیئروں کے پگھلنے کی رفتار میں اضافہ ہے، جس کے نتیجے میں سیلاب کی صورت حال اور پانی کی دستیابی میں بڑے پیمانے پر بگاڑ پیدا ہوسکتا ہے۔ تیزی سے پگھلتے ہوئے یہ گلیشیئر نہ صرف شمالی علاقہ جات میں انسانی زندگی اور زرعی سرگرمیوں کو معطل کرسکتے ہیں، بلکہ ملک کے ڈاؤن اسٹریم زرعی شعبے پر بھی وسیع تر اثرات مرتب کرسکتے ہیں۔ خصوصاً، عالمی حرارت میں 1.5 تا2ڈگری سینٹی گریڈ اضافے کے باعث ہمالیہ کے قراقرم ہندوکش پہاڑی سلسلے پر واقع گلیشیئروں کے حجم میں 2100ءتک 30 تا50 فیصد کمی واقع ہوسکتی ہے۔[7]

اس تناظر میں، پاکستان میں واقع گلیشیئروں کی تعداد سات ہزار سے زائد ہے۔ پیش گوئیوں کے مطابق، پاکستان کے درجہ حرارت میں متوقع اضافے کے عالمی اوسط سے تجاوز کرنے کا امکان ہے، اور 2060ءتک اس کے درجہ حرارات میں 1.4 تا3.7ڈگری سینٹی گریڈ اور 2090ءتک 6ڈگری سینٹی گریڈ اضافے کی توقع ہے، جس سے ممکنہ طور پر گلیشیئروں سے برف کے پگھلنے کی رفتار بڑھ سکتی ہے۔[8] بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کے باعث ہمالیہ کے کوہ ہندوکش خطے میں یہ گلیشیئر پہلے ہی تیز رفتاری سے پگھل رہے ہیں، جن کے نتیجے میں گلیشیئروں پر مبنی تقریباً تین ہزار جھیلیں بن چکی ہیں۔ ان میں سے تیس جھیلیں ایسی ہیں جو گلیشیئر سے بنی جھیل کے پانی سے سیلاب کا باعث بن سکتی ہیں، اور شگاف پڑنے کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر لاکھوں کیوبک میٹر پانی کا اخراج ہوسکتا ہے۔[9] عطا آباد کی جھیل زلزلے کے نتیجے میں ہونے والی لینڈ سلائیڈنگ کی وجہ سے بنی تھی اور یہ ایک ایسی جھیل کی اہم مثال ہے جو گلیشیئروں کے پگھلنے کی رفتار میں اضافے کے سبب پانی کے بہاؤ کے باعث سیلاب کے خطرے سے دوچار ہے۔[10]

جیسا کہ **شکل 2.1.2** سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ برسوں کے دوران گلیشیئروں کے حجم میں واضح کمی آئی ہے۔ نیلا حصہ صاف برف کو ظاہر کرتا ہے، اس میں 1990ء کے مقابلے میں 2020ء میں نمایاں کمی آچکی ہے، جبکہ پیلا حصہ جو گلیشیئروں کے پگھلنے کے نتیجے میں ملبے سے ڈھکی برف کی نشاندہی کرتا ہے، اس میں اضافہ ہوچکا ہے۔[11]

ہمالیہ کوہِ ہندوکش پہاڑی سلسلے سے گلیشیئروں / برف کا پگھلنا سندھ طاس کے آبپاشی کے نظام میں پانی کی فراہمی کا ایک بہت اہم ذریعہ ہے، جس کے ذریعے پورے پاکستان میں لاکھوں ملین ہیکٹر زرعی زمین کی آبپاشی ہوتی ہے۔[12] تاہم 2011ء تا2022ء کے دوران اس پہاڑی سلسلے میں برف کے پگھلنے کی رفتار توقع سے تیز 65 فیصد رہی ہے۔[13] اس کے علاوہ، یہ صورت حال طویل مدت میں پاکستان کے آبی ذخائر میں کمی کا باعث بن سکتی ہے جس کے نتیجے میں پانی کی قلت اور اس کی فراہمی پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ عالمی بینک کی پیش گوئی کے مطابق پاکستان میں پانی کی قلت ہر سال جی ڈی پی میں 4.6 فیصد کی مجموعی کمی پر منتج ہوسکتی ہے اور ماحولیاتی ایکشن میں تاخیر کے سبب زراعت کے شعبے کی پیداوار میں 7 سے 8 فیصد تک کمی ہوسکتی ہے۔[14] مزید برآں، آئندہ پچاس برسوں میں مغربی ہمالیہ کے گلیشیئروں میں کمی متوقع ہے، جس سے ابتدائی طور پر دریائے سندھ میں پانی کی فراہمی میں اضافہ ہوجائے گا، لیکن گلیشیئروں کے ان ذخائر کے خاتمے سے آئندہ پندرہ برسوں کے دوران پانی کے بہاؤ میں 30 تا40 فیصد کی خاصی کمی واقع ہوسکتی ہے۔[15]

اس ضمن میں تیاری اور اثرات کو مؤخر کرنے کے لیے پاکستان نے یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام کے ساتھ ایک مشترکہ منصوبے کے تحت کچھ اقدامات کا آغاز کیا ہے تاکہ گلیشیئروں کی جھیلوں کے سیلابوں جیسے واقعات کے خطرات کی نشاندہی اور ان کا انتظام کیا جاسکے۔[16] وزارت خزانہ کی جانب سے مالی سال 25ء میں جاری کیے گئے مالی خطرے کے گوشوارے میں ماحولیاتی مسائل کا انتظام کرنے کے لیے فعال منصوبہ بندی، فنڈنگ کے متنوع ذرائع اور ہدف کے مطابق پالیسی اقدامات کے امتزاج پر مشتمل ایک جامع طرز فکر اختیار کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ ان میں یہ اقدامات شامل ہیں: قابل تجدید توانائی کے منصوبوں کے لیے

ترغیبات، ماحولیات سے ہم آہنگ زرعی طریقوں کی حوصلہ افزائی، آفات کے لیے تیاری اور ردعمل کی خاطر بجٹ میں رقوم مختص کرنا، بین الاقوامی تنظیموں اور امدادی ایجنسیوں کے ساتھ اشتراک کی کوشش کرنا اور ماحولیات اور آفات کے خطرے کے انتظامات کے طریقہ کار کو یکجا کرنا۔ ان کوششوں سے قطع نظر، اس وقت ماحولیاتی تبدیلی کی کارکردگی کے اشاریے کی درجہ بندی میں پاکستان 30 ویں نمبر پر ہے اور سب سے ضرر پذیر ہونے کے باوجود اس کا شمار درمیانی کارکردگی دکھانے والوں میں کیا جاتا ہے۔[17] یہ بات مدنظر رکھتے ہوئے کہ تمام محاذوں پر ماحولیاتی ایکشن سے متعلق عالمی کوششیں سست رفتاری کا شکار ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ملکی اور عالمی لحاظ سے مشترکہ اقدامات کیے جائیں، جیسے رکازی ایندھنوں سے قابل تجدید توانائی کے ذرائع پر منتقلی کے ذریعے کاربن کے اخراج کو کم سے کم کرنا۔[18]

دیگر اقدامات میں گلیشیئروں کے پانی کے ذخائر کے تحفظ کے ذریعے زمین کا پائیدار استعمال کرتے ہوئے گلیشیئروں سے گھرے علاقوں میں انسانی عمل دخل کم کرنا، اور گلیشیئروں کے پگھلنے کے سبب پانی کی فراہمی میں تبدیلیوں کا انتظام کرنے کے لیے ذخیرہ کاری اور تقسیم سمیت پانی کے انتظام کی حکمت عملیاں بنانا، سیاحت کی ضابطہ کاری کرنا، گلیشیئروں کو نقصانات سے بچانے کے لیے کوہ پیمائی کی پائیدار مشقوں کو یقینی بنانا اور گلیشیئروں کے پگھلنے کے عمل کو سست کرنے کے لیے مصنوعی گلیشیئر اور برف کی چادریں بنانے کی جدید ٹیکنالوجیوں کو دریافت کرنا شامل ہیں۔[19]

حوالہ جات:

[1] اس بات کا 66 فیصد امکان ہے کہ سطح کے قریب سالانہ اوسط عالمی درجہ حرارت 2023ء تا 2027ء کے دوران 1.5 فیصد زیادہ ہوگا۔ جبکہ اس بات کا 98 فیصد امکان ہے کہ اگلے پانچ برسوں میں سے ایک گرم ترین سال ریکارڈ کیا جائے گا۔ ماخذ: عالمی موسمیاتی تنظیم۔

[2] ماخذ: وزارت خزانہ (2024ء)، پاکستان اقتصادی سروے 24-2023ء۔ اسلام آباد۔

[3] MoFEckstein, D., Künzel, V., & Schäfer, L. (2021). عالمی ماحولیاتی خطرے کا اشاریہ۔ بون: جرمن واچ۔

[4] ماخذ: ورلڈ بینک گروپ، پاکستان، ملک، ماحول اور ترقیاتی رپورٹ، نومبر 2022ء۔

[5] ماخذ: حکومت پاکستان۔ تازہ ترین قومی متعین کردہ حصہ 2021ء۔

[6] ماخذ: وزارت خزانہ (2024ء)، پاکستان اقتصادی سروے 24-2023ء۔ ضمیمہ سوم: پاکستان کے سیلاب 2022ء کے اثرات کا جائزہ۔ اسلام آباد۔

[7] آئی سی آئی ایم او ڈی۔ (2023ء)۔ ہندوکش ہمالیہ میں پانی، برف، معاشرہ اور ماحولیاتی نظام: ایک منظر نامہ۔ (P. Wester, S. Chaudhary, N. Chettri, M. Jackson, A. Maharjan, S. Nepal, & J. F. Steiner [Eds.]). ICIMOD. https://doi.org/10.53055/ICIMOD.1028

[8] ماخذ: وزارت خزانہ (2024ء)، پاکستان اقتصادی سروے 24-2023ء۔ اسلام آباد: وزارت خزانہ۔

[9] ماخذ: یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام، پاکستان کے شمالی علاقوں میں گلیشیئر کی جھیلوں سے سیلاب کے خطرات میں کمی کی پیش گوئی۔

[10] نور، ایس۔، محمود، ایس۔ اور حبیب، ڈبلیو۔ (2024ء)۔ مربوط آبی اور جغرافیائی ڈیٹا کے طرز فکر کو استعمال کرتے ہوئے عطا آباد جھیل میں سیلاب آنے کے خطرے کا جائزہ۔ ایڈوانسڈ جیو میٹکس 4(1), 57-67۔

[11] Moazzam, M. F. U., Bae, J., & Lee, B. G. (2022). 1990ء سے مغربی قراقرم کے خطے میں گلیشیئروں کی وقت اور مقام کی تقسیم پر ماحولیاتی تبدیلی کا اثر: مرکزی قراقرم نیشنل پارک سے متعلق کیس اسٹڈی۔ پانی، 2968 ,(19)14۔

[12] Simons, G. W. H., et al.: آبپاشی کے پانی کے استعمال شدہ اور غیر استعمال شدہ حصوں کے استعمال کی مقدار کے تعین کا ایک منفرد طریقہ: پاکستان کے سندھ طاس آبپاشی کے نظام پر اطلاق۔ "زرعی پانی کا انتظام، 106174 :(2020) 236۔

[13] ماخذ: انٹرنیشنل سینٹر فار انٹیگریٹڈ ماؤنٹین ڈویلپمنٹ، نیپال۔

[14] ماخذ: ورلڈ بینک گروپ - پاکستان، ملک، ماحول اور ترقیاتی رپورٹ، نومبر 2022ء۔

[15] ماخذ: ایشیائی ترقیاتی بینک، پاکستان میں ماحولیاتی تبدیلی کا خاکہ، 2017ء۔

[16] ماخذ: پاکستان کے شمالی علاقوں میں گلیشیئروں کی جھیلوں سے سیلاب آنے کے خطرات میں کمی کی پیش گوئی۔ یونائیٹڈ نیشنز ڈویلپمنٹ پروگرام، (undp.org)۔

[17] ماخذ: درجہ بندی، ماحولیاتی تبدیلی کی کارکردگی کا اشاریہ (ccpi.org)۔

[18] ماحولیاتی تبدیلی پر اقوام متحدہ کا فریم ورک کنونشن (یو این ایف سی سی)، کوپ 28: کیا حاصل ہوا اور آئندہ کا لائحہ عمل۔ نومبر تا دسمبر 2023ء۔

[19] Saidakbarovich, M. M., & Ogli, R. B. D. S. (2023). گلیشیئر کا پگھلنا: کنٹرول اور نمٹنے کی حکمت عملیاں۔ ویسٹرن یوریشین جرنل آف لنگوئسٹکس اینڈ ایجوکیشن، 33-26 ,(3)1۔

شکل 2.6الف: یوریا کا استعمال اور قیمت

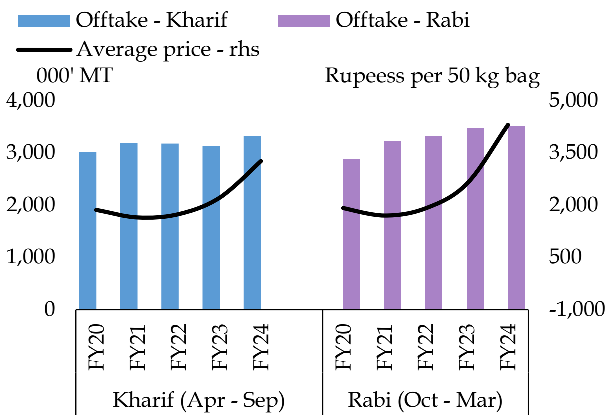

شکل 2.6ب: ڈی اے پی کا استعمال اور قیمت

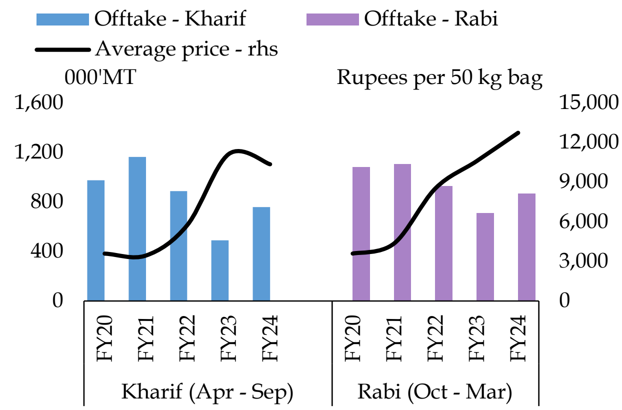

Source: National Fertilizer Development Centre

کھاد

مالی سال 24ء کے دوران بلند قیمتوں کے باوجود کھاد کے استعمال میں گزشتہ برس کے مقابلے میں اضافہ ہوا۔[8] اضافے کا اہم سبب فصلوں کی بہتر صورت حال اور زیر کاشت رقبے میں توسیع تھی (**شکل 2.6الف** اور **2.6ب**)۔

مالی سال 24ء کے خریف اور ربیع کے سیزن میں کھاد کے استعمال میں بالترتیب 5.8 فیصد اور 1.6 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ ڈی اے پی کے استعمال میں 54.2 فیصد اور 21.7 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم 10 سالہ اوسط سے تقابل کیا جائے تو مالی سال 24ء کے خریف سیزن میں تاریخی لحاظ سے بلند قیمتوں کے سبب ڈی اے پی کے استعمال کی سطح کم رہی۔[9]

مالی سال 24ء کے دوران بین الاقوامی مارکیٹ میں کھاد کی قیمتوں میں ان کی مالی سال 22ء کی بلند سطح کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی (**شکل 2.7**)، تاہم ملکی قیمتیں بلند رہیں۔ کھاد کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کا سبب ابتدائی طور پر کاشت کاروں کی قوت خرید میں کمی تھی، جبکہ بعد میں خام مال خصوصاً گیس کی عالمی قیمتوں میں کمی نے اس پر اثرات مرتب کیے۔[10،11]

یہ بات مد نظر رکھتے ہوئے کہ ڈی اے پی کو زیادہ تر درآمد کیا جاتا ہے، خریف مالی سال 24ء کے دوران ڈی اے پی کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کی عکاسی ملکی قیمتوں میں بھی ہوئی۔ تاہم، مالی سال 24ء کی تیسری سہ ماہی میں چین اور روس کی جانب سے بالترتیب فاسفیٹ اور امونیا پر برآمدی پابندیاں عائد کرنے کی وجہ سے

شکل 2.7: ڈی اے پی اور یوریا کی عالمی قیمتیں

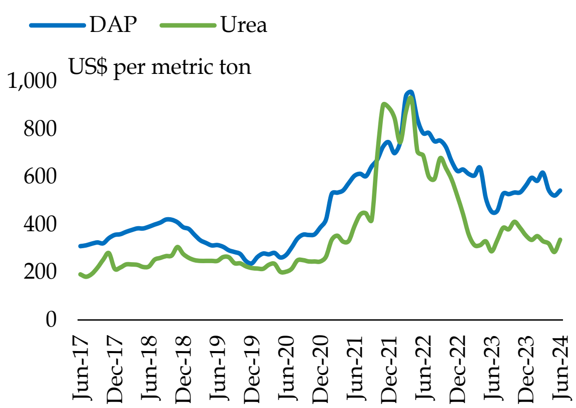

Source: World Bank

[8] صوبائی حکومتوں کے اشتراک سے ذخیرہ اندوزی کے خاتمے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ماخذ: پی آر نمبر 259، پریس انفارمیشن ڈپارٹمنٹ، حکومت پاکستان۔ اپریل 2024ء۔

[9] خریف مالی سال 13ء تا مالی سال 22ء کے دوران ڈی اے پی کا اوسط سالانہ استعمال 792.8 ہزار ٹن رہا، جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 757.0 ہزار ٹن تھا۔ ماخذ: نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر۔

[10] ماخذ: عالمی بینک - اجناس کی منڈیوں کے امکانات، اکتوبر 2023ء۔

[11] ماخذ: عالمی بینک - اجناس کی منڈیوں کے امکانات، اپریل 2024ء۔

ڈی اے پی کی عالمی قیمتیں بڑھ گئیں۔[12] اس کے نتیجے میں ربیع کے سیزن میں ملکی قیمتوں میں 20.2 فیصد تک اضافہ ہو گیا۔[13]

زرعی قرضوں کی تقسیم

مالی سال 24ء کے دوران زرعی قرضوں کی تقسیم میں 24.8 فیصد اضافہ ہوا (**جدول 2.5**)۔ یہ اضافہ خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگتوں کے تناظر میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے مقررہ قرضوں کے ہدف کو بڑھا کر 2,250 ارب روپے تک کرنے سے ہم آہنگ تھا۔[14] اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے کاشت کار برادری میں قرضوں کی مختلف اسکیموں کے بارے میں آگاہی بڑھانے کی کوششوں میں اضافہ کیا۔[15] گلہ بانی / ڈیری اور فصلوں کے شعبوں نے سب سے زیادہ قرضے حاصل کیے۔ مالی سال 24ء کے دوران فارم شعبے کی ترقی کے زمرے میں ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے قرضوں میں خاصا اضافہ ہو گیا، جس کی عکاسی مالی سال 24ء کے دوران ٹریکٹروں کی فروخت میں 47.0 فیصد اضافے سے ہوتی ہے۔[16]

فارم شعبے کی ترقی کے قرضوں کا بڑا حصہ 'دیگر' کے زمرے کے تحت حاصل کیا گیا، جو مالی سال 24ء میں تقریباً دگنا ہو گیا۔ ان قرضوں میں کولڈ اسٹوریج، فارم مال برداری، پھلوں اور باغات، سبز مکانات، سرنگ کاشت کاری، زمین کو بہتر بنانے، بلند معیار کے بیجوں کی پروسیسنگ کے یونٹوں اور فارم کی ترقی کے لیے این جی اوز کو قرضوں کی تقسیم شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کسان پیکج، فصلی بیمہ کے قرضے، برقی گودام رسید اور قرض گیروں کے لیے گلہ بانی بیمہ اسکیموں نے بھی قرضوں کی بلند تقسیم میں کردار ادا کیا۔[17]

جدول 2.5: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے

شعبہ	م س22ء	م س23ء	م س24ء
فارم شعبہ (پیداوار)			
تمام فصلیں	374.7	438.8	483.0
باغبانی	34.4	36.6	45.4
کارپوریٹ کاشت کاری	57.0	110.6	156.4
دیگر	220.8	331.1	392.8
ذیلی مجموعہ	**686.9**	**917.1**	**1,077.6**
فارم شعبہ (ترقیاتی)			
ٹریکٹر	10.7	10.9	48.3
فارم مشینری	0.7	2.5	6.6
ٹیوب ویل	0.5	1.7	9.5
چھڑکاؤ اور قطروں پر مبنی آبپاشی	0.0	-	0.3
دیگر	30.1	34.7	69.2
ذیلی مجموعہ	**42.0**	**49.7**	**133.9**
غیر فارم شعبہ (جاری سرمایہ)			
گلہ بانی/ڈیری	349.0	394.7	485.9
مرغبانی	222.9	261.0	313.8
دیگر	48.4	70.4	131.0
ذیلی مجموعہ	**620.3**	**726.0**	**930.7**
غیر فارم شعبہ (معین سرمایہ کاری)			
گلہ بانی/ڈیری	41.2	58.8	42.3
مرغبانی	19.9	15.4	21.3
دیگر	8.7	8.9	9.9
ذیلی مجموعہ	**69.7**	**83.1**	**73.5**
جامع مجموعہ	**1,418.9**	**1,776.0**	**2,215.7**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

[12] ایضاً

[13] ربیع 2024ء (اکتوبر تا مارچ) کے دوران ڈی اے پی کی اوسط قیمت 12,736 روپے فی 50 کلو گرام تھی، جبکہ ربیع 2023ء میں یہ 10,599 روپے تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

[14] زرعی مارکیٹ کی اطلاعات کے نظام (اے ایم آئی ایس) کے مطابق مالی سال 24ء کے دوران کپاس، مکئی، گنے اور گندم کی پیداواری لاگت میں بالترتیب 51.7 فیصد، 46.5 فیصد، 61.2 فیصد اور 42.0 فیصد اضافہ ہوا۔

[15] ماخذ: اسٹیٹ بینک کی پریس ریلیز (ECD/M&PRD/PR/01/2023-84)، 18 ستمبر 2023ء۔

[16] ماخذ: پاکستان آٹوموٹو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پیداوار اور فروخت کی رپورٹ۔

[17] مارک اپ کے خاتمے کی اسکیم، حکومتِ پاکستان کی مارک اپ سبسڈی اسکیم، مارک اپ سبسڈی، بے زمین کسانوں کے لیے بلاسود قرضے اور خطرے میں شراکت داری کی اسکیم، اور میکانیت کے لیے خطرے میں شراکت داری کی اسکیم۔ ماخذ: اے سی اینڈ ایم ایف ڈی سرکلر نمبر 03 اور 04 برائے 2022ء، بینک دولت پاکستان۔

شکل 2.8: گندم کی فصل

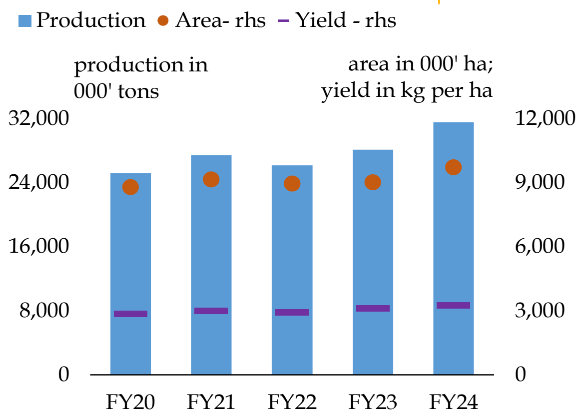

Source: Pakistan Bureau of Statistics

پیداوار

گندم

مالی سال 24ء میں گندم کی فصل کی پیداوار 31.6 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح پر رہی جبکہ مالی سال 23ء میں یہ 28.2 ملین ٹن تھی (**شکل 2.8**)۔ پیداوار میں اضافہ زیرِ کاشت رقبے میں اضافے اور بہتر یافتوں کے امتزاج کی بدولت ممکن ہوا، جبکہ آبپاشی کے پانی کی مناسب دستیابی کے حالات میں کھاد اور معیاری بیجوں کے استعمال سے بھی فائدہ پہنچا۔[18] فصلوں میں آلودگی سے مزاحم بیجوں کے استعمال کے ساتھ ساتھ ربیع کے موسم میں کم بارشوں کی وجہ سے بھی مالی سال 24ء میں فصلوں کی آلودگی کے واقعات میں کمی دیکھی گئی۔[19] مزید برآں، حکومت نے مالی سال 24ء کے لیے کم از کم امدادی قیمت کو 3,900 روپے فی 40 کلو گرام پر برقرار رکھا، جو پیداواری لاگت کا احاطہ کرنے کے لیے کافی تھی۔[20، 21]

تاہم ربیع مالی سال 24ء میں بارشوں کے رجحانات میں بے ترتیبی دیکھی گئی۔ دسمبر 2023ء میں شروع ہونے والا خشک موسم جنوری 2024ء کے تیسرے ہفتے تک جاری رہا، جس سے بارانی علاقوں میں خشک سالی کی صورتحال پیدا ہو گئی۔[22] اگرچہ جنوری کے آخر میں ہونے والی بارشوں سے اس خشک موسم کی تلافی ہو گئی، تاہم مارچ میں ژالہ باری اور تیز ہواؤں کے ساتھ بے وقت کی بارشوں کے نتیجے میں کچھ علاقوں میں فصلوں کو نقصان پہنچا۔[23] اس سے قطع نظر، خام مال کے بہتر استعمال اور بلند یافتوں کی مدد سے ریکارڈ پیداوار کے حصول میں مدد ملی۔

کپاس

مالی سال 24ء میں کپاس کی پیداوار میں بحالی ہوئی جبکہ پچھلے سال اسے سیلاب کے باعث خاصے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کپاس کی پیداوار میں بلند اضافے میں زیرِ کاشت رقبے اور یافت دونوں میں اضافے نے کردار ادا کیا (**شکل 2.9**)۔ مارچ 2023ء میں بوائی کے موسم سے کافی پہلے امدادی قیمتوں کے بروقت اعلان سے کاشت کاروں کو اس بات کی ترغیب ملی کہ وہ کپاس کی کاشت کے لیے زیادہ

شکل 2.9: کپاس کی فصل

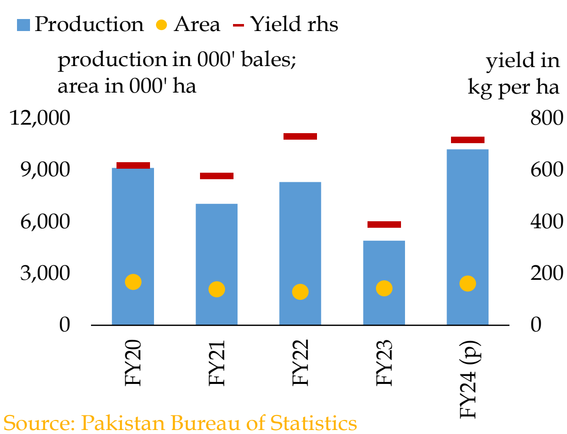

Source: Pakistan Bureau of Statistics

---

18 کاشت کاروں نے مالی سال 24ء کے دوران گندم کی فصل کے لیے 46 فیصد مصدقہ بیجوں کو استعمال کیا ہے۔ ماخذ: یو ایس ڈی اے۔ اناج اور فیڈ کی سالانہ رپورٹ، اپریل 2024ء۔

19 ماخذ: یو ایس ڈی اے۔ اناج اور فیڈ کی سالانہ رپورٹ، اپریل 2024ء۔

20 ماخذ: وزارت خزانہ (پی آر نمبر 510۔ بتاریخ 30 دسمبر 2023ء)۔

21 مالی سال 24ء کے دوران گندم کے لیے پنجاب اور سندھ میں اوسط کاشت کار کی پیداواری لاگت کا تخمینہ بالترتیب 3,303.5 روپے فی 40 کلو گرام اور 3,075.2 روپے فی 40 کلو گرام لگایا گیا ہے۔ ماخذ: گندم کی پالیسی کا تجزیہ برائے 24-2023ء کی فصل۔

22 ماخذ: ماہانہ ایگرومیٹ بلیٹن، نیشنل ایگرومیٹ سینٹر، پاکستان محکمہ موسمیات، والیم: 2023-12 اور والیم: 2024-01 دسمبر 2023ء اور جنوری 2024ء۔

23 ماخذ: ماہانہ ایگرومیٹ بلیٹن، نیشنل ایگرومیٹ سینٹر، پاکستان محکمہ موسمیات، والیم: 2024-03، مارچ 2024ء۔

شکل 2.10: چاول کی فصل

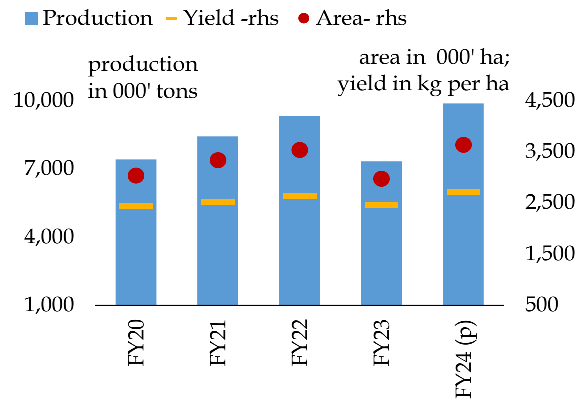

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.11: گنے کی فصل

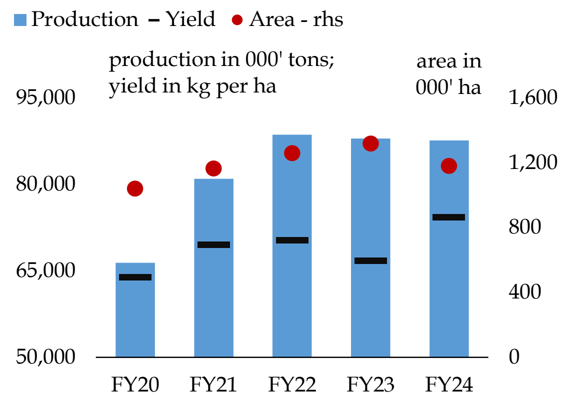

Source: Pakistan Bureau of Statistics

رقبے کو مختص کریں۔[24] مزید برآں، کیڑوں کے مزاحم بیجوں کا استعمال، سازگار موسم اور سیلاب کے باعث زمین کی زرخیزی میں اضافے کا نتیجہ بہتر یافت کی صورت میں برآمد ہوا۔[25]

اگرچہ مالی سال 24ء میں کپاس کی پیداوار بڑھ کر 10.2 ملین گانٹھوں تک پہنچ گئی جو گزشتہ برس 4.9 ملین گانٹھیں رہی تھی، تاہم پھر بھی یہ سالانہ ہدف کے مقابلے میں کم رہی۔ اس کمی کو پنجاب میں ہدف سے کم یافت سے منسوب کیا جا سکتا ہے جسے سفید مکھی کے حملوں اور بارش کے بے ترتیب رجحانات نے متاثر کیا۔[26] سندھ میں چنائی کے سیزن میں خشک موسم اور کیڑوں کے کم حملوں سے اس فصل کو فائدہ پہنچا۔

چاول

مالی سال 24ء میں چاول کی 9.9 ملین ٹن کی ریکارڈ پیداوار حاصل ہوئی (**شکل 2.10**)۔ پیداوار کی اس سطح کا حصول زیرِ کاشت رقبے میں 22.2 فیصد اضافے اور یافت کے 10.3 فیصد تک بڑھنے کی بدولت ممکن ہوا۔ زیرِ کاشت رقبے میں اضافے کی اہم وجوہات میں بلند قیمتیں اور بہتر برآمدی امکانات شامل ہیں، جبکہ مون سون کی سازگار بارشوں اور نئے بلند یافت کے حامل غیر باسمتی چاول کی اقسام کے استعمال سے بھی یافت کو بڑھانے میں مدد ملی۔[27] مزید برآں، گزشتہ کچھ برسوں سے چاول کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے جس سے بلند منافع اور برآمدی امکانات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مالی سال 24ء میں چاول کی برآمدات کے لحاظ سے ایک اہم سنگ میل بھی عبور کیا گیا (دیکھیے **باب 6**)۔

گنا

مالی سال 24ء میں گنے کی پیداوار میں 0.4 فیصد کی معمولی کمی ہوئی جس کا اہم سبب زیرِ کاشت رقبے میں 10.5 فیصد کمی تھی، جبکہ اس کی یافتوں میں 11.3 فیصد کی متاثر کن بہتری آئی (**شکل 2.11**)۔ امدادی قیمت میں اضافے کے باوجود زیرِ کاشت رقبے میں کمی کا سبب کاشت کاروں کی چاول اور مکئی جیسی دیگر مسابقتی فصلوں پر منتقلی تھی۔[28]

[24] ای سی سی نے کپاس (پھٹی) کی سرکاری قیمت 8,500 روپے فی 40 کلوگرام مقرر کی تھی۔ ماخذ: وزارت خزانہ (پی آر نمبر 325، 14 مارچ 2023ء)۔

[25] ماخذ: ماہانہ اقتصادی اپڈیٹ اور امکانات، اگست 2023ء، فنانس ڈویژن، معاشی مشیر ونگ، حکومت پاکستان۔

[26] ماخذ: پاک ایس سی ایم ایس بلیٹن، اسپارکو، والیم XIII، شمارہ 10، سیریل نمبر 154، اکتوبر 2023ء۔

[27] ماخذ: یو ایس ڈی اے۔ اناج اور فیڈ کی سالانہ رپورٹ، اپریل 2024ء۔

[28] مالی سال 24ء کے دوران خیبر پختونخوا اور پنجاب میں گنے کی علامتی قیمت بڑھ کر 400 روپے فی 40 کلوگرام تک پہنچ گئی، جو مالی سال 23ء میں 300 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔ سندھ میں مالی سال 24ء کے دوران اس کی قیمت بڑھ کر 425 روپے فی 40 کلوگرام ہوگئی جو مالی سال 23ء میں 302 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔ ماخذ: پاکستان دفتر شماریات۔

شکل 2.12 : مکئی کی فصل

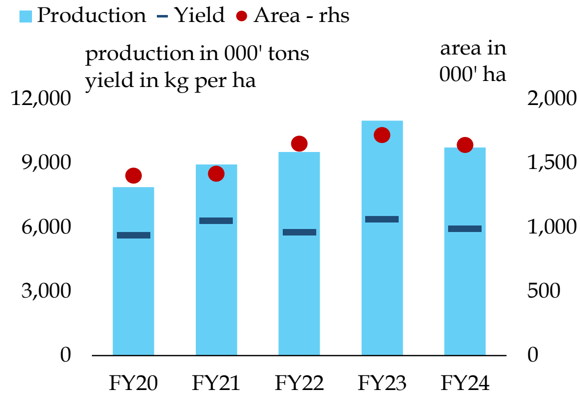

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مکئی

مالی سال 24ء میں مکئی کی پیداوار میں 11.3 فیصد کمی ہوئی کیونکہ رقبہ اور یافت دونوں کم ہو گئے تھے (**شکل 2.12**)۔ مزید بر آں، مرغبانی کی فیڈ کی طلب میں کمی کی وجہ سے مکئی کی قیمتیں بھی گر گئیں۔[29، 30] نتیجتاً، مالی سال 24ء میں کاشت کار کپاس اور چاول جیسے زیادہ منافع بخش آپشنز پر منتقل ہو گئے جو گذشتہ دہائی کے رجحان سے مختلف ہے۔

دیگر فصلیں

مالی سال 24ء میں دیگر فصلوں کی پیداوار میں معمولی کمی ہوئی۔ اس کا سبب زیر کاشت رقبے میں کمی تھی، کیونکہ کاشت کاروں نے زیادہ منافع بخش فصلوں کی کاشت کو ترجیح دی۔ چنے اور سبز چارے کی پیداوار میں مسلسل دوسرے برس کمی دیکھی گئی جس کا سبب یافتوں اور زیر کاشت رقبے دونوں میں کمی تھی۔ (**جدول 2.6**)۔ تاہم خریف میں دالوں (خصوصاً مونگ اور ماش) کی پیداوار میں بحالی ہوئی۔ ایسا زیر کاشت رقبے میں کمی کے باوجود ہوا ہے جس سے بہتر یافتوں کی عکاسی ہوتی ہے۔

مالی سال 24ء میں روغنی بیجوں کی پیدوار میں بہتر یافت کی بدولت خاصا اضافہ دیکھا گیا، جبکہ اس کے زیر کاشت رقبے میں کمی آگئی۔ ملک کی خوردنی تیل اور گھی

جدول 2.6: دیگر فصلیں

رقبہ ہزار ہیکٹر میں: پیداوار ہزار ٹن میں؛ نمو فیصد میں

	رقبہ		نمو		پیداوار		نمو	
	م س23ءن	م س24ءع	م س23ء	م س24ء	م س23ءن	م س24ءع	م س23ء	م س24ء
مرچ	47.9	49.6	-17.7	3.6	109.6	120.6	-23.9	10.0
باجرہ	240.6	237.8	6.2	-1.2	256.4	294.4	13.3	14.8
چنا	842.7	797.0	-2.2	-5.4	243.6	209.1	-22.9	-14.2
آلو	340.6	338.7	8.4	-0.5	8,319.8	8,434.4	4.8	1.4
مونگ	217.9	201.0	-27.8	-7.7	135.0	153.4	-48.8	13.6
روغنی بیج	2848.6	2819.0	21.5	-1.0	2,245.0	2,728.0	-18.9	21.5
پیاز	135.5	142.7	-3.8	5.3	1,843.5	2,304.2	-10.6	25.0
ماش	7.0	7.0	-13.4	0.0	4.2	5.6	-30.7	31.9
سبز چارہ	3,830.7	3,598.2	0.3	-6.1	190,020.5	176,881.3	-1.9	-6.9

ن: نظر ثانی شدہ: ع: عبوری

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 2023-24ء۔ پاکستان دفتر شماریات

[29] ماخذ: یو ایس ڈی اے۔ اناج اور فیڈ کی سالانہ رپورٹ، اپریل 2024ء۔

[30] مالی سال 23ء کے مقابلے میں مالی سال 24ء کے دوران مکئی کی قیمت میں 6.7 فیصد کمی ہوئی۔ پاکستان دفتر شماریات۔

جدول 2.7: مرغبانی مصنوعات

تعداد ملین میں

	م س22ء	م س23ء	م س24ء
چوزے	1,651	1,813	1,991
مرغبانی کے پرندے	1,725	1,887	2,065
انڈے	22,512	23,819	25,212
*مرغبانی کا گوشت	1,977	2,160	2,362

*ہزار ٹن میں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کی صنعت کے درآمدی خام مال پر بھاری انحصار کے تناظر میں یہ ایک اہم پیش رفت ہے۔ بڑھتے ہوئے درآمدی حجم کے سبب درآمدی روغنی بیجوں پر ملک کے انحصار کو کم کرنے کی پالیسی کوششیں بڑھانے کی ترغیب ملی ہے۔ اس ضمن میں روغنی بیجوں کی پیداوار بڑھانے کا پروگرام (مالی سال 20ء تا 24ء) بیجوں، خام مال اور مشینری پر زراعانت کی فراہمی کے ذریعے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔[31]

گلہ بانی

مالی سال 24ء میں گلہ بانی کے قدر اضافی میں 4.5 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 23ء میں یہ 3.7 فیصد تک بڑھی تھی۔ اس شعبے میں زیادہ تحریک مرغبانی سے ملی جس نے دشواریوں کے باوجود مستحکم نمو درج کی (**جدول 2.7**)۔[32] مرغبانی کے شعبے کو درپیش اہم چیلنجوں میں فیڈ کا پست معیار، بیماریوں کا پھیلنا، فیڈ کے ایک اہم جزجی ای سویابین کی درآمد پر پابندی اور بلند آپریشنل لاگت شامل ہیں۔[33]

مالی سال 24ء کے دوران دودھ کی پیداوار بڑھ کر 70.1 ملین ٹن تک پہنچ گئی، جو گذشتہ برس 67.9 ملین ٹن تھی۔[34] حالیہ برسوں کے دوران برآمدات میں بتدریج اضافے کے سبب گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہوا ہے۔ گوشت کی پیداوار میں بڑا حصہ گائے کے گوشت کا ہے جبکہ حصے کے لحاظ سے مرغبانی دوسرے نمبر پر ہے، تاہم سالانہ پیداوار کے لحاظ سے بکرے کے گوشت کی پیداوار ان دونوں کے مقابلے میں بہت کم ہے۔[35]

جدول 2.8: صنعتی پیداوار میں نمو

فیصد

	م س23ء ن					م س24ء ع					حصہ	
	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سالانہ	سہ1	سہ2	سہ3	سہ4	سالانہ	م س23ء ن	م س24ء ع
صنعت	**-0.2**	**1.7**	**-6.6**	**-9.2**	**-3.7**	**-2.7**	**-1.2**	**2.8**	**-3.6**	**-1.1**	**-3.7**	**-1.1**
کان کنی اور کوہ کنی	-17.6	-1.1	6.9	1.2	-3.2	15.4	4.3	0.6	-5.3	3.5	-0.3	0.3
مینوفیکچرنگ	1.1	0.7	-9.2	-12.3	-5.3	2.3	2.1	3.4	4.8	3.1	-3.4	2.0
بڑا پیمانہ	-1.3	-1.9	-14.5	-19.5	-9.8	-0.6	-0.7	1.6	4.2	1.1	-4.8	0.5
چھوٹا پیمانہ	8.6	8.9	9.3	9.9	9.2	10.5	10.2	8.9	6.8	9.1	1.0	1.1
ذبیحہ	6.1	6.2	6.5	6.9	6.5	7.5	7.4	6.6	5.1	6.6	0.4	0.5
بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی	8.3	24.0	0.5	9.1	9.9	-32.7	-21.2	17.2	-35.5	-23.1	1.2	-3.3
تعمیرات	-4.8	-5.9	-5.6	-20.5	-9.2	8.0	-3.3	-9.0	-0.5	-1.5	-1.2	-0.2

ن: نظر ثانی شدہ: ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

[31] ماخذ: وزارت قومی غذائی سلامتی اور تحقیق، پاکستان آئل سیڈ ڈویلپمنٹ، بیجوں کی توسیع کا قومی پروگرام۔

[32] مالی سال 23ء کے مقابلے میں مالی سال 24ء کے دوران مرغبانی کے پرندوں اور گوشت میں 9.4 فیصد نمو ہوئی۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 24-2023۔

[33] ماخذ: وزارت خزانہ (2024)، پاکستان اقتصادی سروے 24-2023۔ اسلام آباد۔ وزارت خزانہ۔

[34] ایضاً۔

[35] مالی سال 24ء میں گوشت کی مجموعی 5.8 ملین ٹن پیداوار میں گائے کے گوشت کا حصہ 45.3 فیصد، مرغبانی کا حصہ 40.6 فیصد، جبکہ بکرے کے گوشت کا حصہ 14.1 فیصد رہا۔ ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 24-2023ء۔

شکل 2.13: صنعت کی نمو میں شعبہ جاتی حصہ

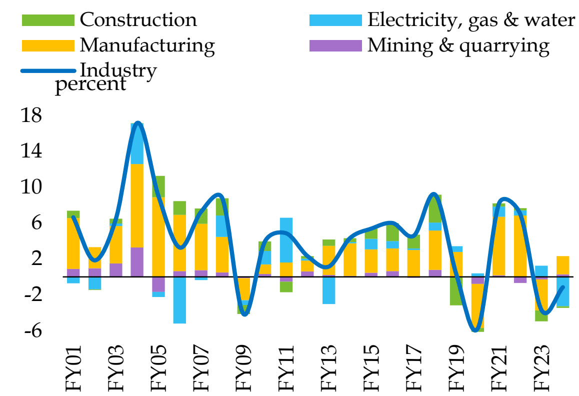

Source: Pakistan Bureau of Statistics

2.3 صنعت

مالی سال 24ء کے دوران صنعتی جی ڈی پی میں 1.1 فیصد کا کم سکڑاؤ دیکھا گیا جبکہ مالی سال 23ء کے دوران 3.7 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔ اس بہتری کو کان کنی اور کوہ کنی اور مینوفیکچرنگ کی معمولی بحالی سے منسوب کیا جاسکتا ہے (**جدول 2.8**)۔ خصوصاً، مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں اضافہ ہوا، جبکہ پچھلے ڈیڑھ سال کے دوران اس میں مسلسل کمی دیکھی گئی تھی۔ اس سے قطع نظر، سخت زری اور مالیاتی پالیسیوں، خام مال کی بلند لاگت اور اجرتوں میں اضافے کے باعث کمزور ملکی طلب نے مجموعی صنعتی سرگرمیوں کو محدود کرنے میں کردار ادا کیا۔

صنعتی نمو کے اہم محرک کی حیثیت کے باعث مینوفیکچرنگ کی بحالی ایک حوصلہ افزا پیش رفت ہے (**شکل 2.13**)۔ بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے میں مالی سال 24ء کے دوران معمولی اضافہ ہوا، جبکہ مالی سال 23ء کے دوران اس میں تقریباً 10 فیصد سکڑاؤ ہوا تھا۔ ماہانہ رجحانات کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار میں بتدریج بحالی ہوئی اور مالی سال 24ء کے آخری تین مہینوں کے دوران اس میں اضافہ ہو گیا، جبکہ اس سے قبل مسلسل 21 مہینوں تک اس میں کمی کا رجحان تھا۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں سست اور بتدریج بحالی کو طلب اور رسد دونوں قسم کی دشواریوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ بلند مہنگائی اور سکڑاؤ پر مبنی پالیسیوں کے تسلسل نے ملکی طلب کو محدود رکھا، جو صارفین کی قوت خرید میں مزید کمی کا باعث بنی۔ رسد کے لحاظ سے درآمدی پابندیوں میں نرمی اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی کے باعث خام مال کی دستیابی میں بہتری آگئی، تاہم توانائی کی قیمتوں میں ردوبدل کے سبب خام مال کی لاگت میں اضافہ ہو گیا۔ مزید برآں، سیاسی بے یقینی نے بھی صنعتی سرگرمی کو متاثر کیا۔

اس سے قطع نظر، حالیہ برسوں کے دوران مینوفیکچرنگ کے شعبے میں نمو طویل مدتی اوسط سے خاصی کم رہی ہے۔ اس تناظر میں **باکس 2.2** میں عالمی بینک کے انٹرپرائز سرویز میں رکاوٹوں اور دشواریوں پر بحث کرتے ہوئے پاکستان میں مینوفیکچرنگ کی کارکردگی کو اجاگر کیا گیا ہے۔

باکس 2.2: پاکستان میں مینوفیکچرنگ سرگرمیوں میں رکاوٹیں: عالمی بینک کے انٹرپرائز سرویز کے حقائق

عالمی بینک کے انٹرپرائز سرویز میں کاروباری ماحول پر اثرانداز ہونے والے مختلف عوامل کے متعلق آگاہی دی جاتی ہے جن میں مالیات تک رسائی، زمین تک رسائی، سیاسی عدم استحکام، بجلی کی رسد، عدالتیں اور تجارتی ضوابط شامل ہیں۔ یہ سرویز کچھ مدت بعد مختلف ممالک کے بارے میں منعقد کیے جاتے ہیں۔ ان سرویز میں کسی مدت کے دوران فرم کو درپیش سب سے بڑی رکاوٹ معلوم کرنے کے لیے پندرہ منتخب رکاوٹوں کی فہرست مرتب کی جاتی ہے۔ پاکستان کے متعلق 2007ء، 2013ء اور 2022ء میں کیے گئے سرویز دستیاب ہیں۔ تازہ ترین سروے میں سیاسی عدم استحکام کو کاروباری سرگرمی کو سب سے زیادہ متاثر کرنے والے عامل کے طور پر نشاندہی کی گئی ہے جبکہ دیگر عوامل میں مالیات تک رسائی، ٹیکس کی شرح، بجلی کی قلت، کرپشن، جرائم اور ٹیکس انتظامیہ شامل ہیں (**جدول 2.2.1**)۔ تاہم، ابتدائی دو سرویز اور تازہ ترین سروے میں فرق یہ ہے کہ اس میں دیے گئے جوابات میں زیادہ عوامل کو اجاگر کیا گیا ہے جس میں جواب کی skewness خاصی کم ہوئی ہے اور اس میں چند عوامل کے بجائے وسیع تر منظرنامے پر توجہ مرکوز ہے۔ مثلاً 2007ء اور 2013ء میں 73.4 فیصد اور 46.7 فیصد جوابات کے ساتھ بجلی کو سرفہرست رکاوٹ کی حیثیت حاصل تھی، جبکہ تازہ ترین سروے میں اس کی درجہ بندی نمبر 5 پر کی گئی ہے اور جوابات کی تعداد تقریباً 10 فیصد ہے۔ اس کے برعکس، کسٹم اور تجارتی ضوابط کو زیادہ اہمیت دی گئی، جبکہ پچھلے دو سرویز میں اس ضمن میں صرف 0.7 فیصد اور 1.4 فیصد جوابات دیے گئے تھے، کچھ ایسی ہی صورت حال دیگر تمام عوامل میں بھی دیکھنے میں آئی ہے۔

اس کی ایک ممکنہ وضاحت یہ ہو سکتی ہے: 2007ء اور 2013ء کے وقت کیے گئے سرویز میں بجلی کی قلت اور کرپشن جیسے عوامل کی شدت اتنی زیادہ تھی کہ انہوں نے دیگر عوامل کی افادیت کو کم کر دیا تھا۔ اس سے قطع نظر، زیادہ اہم پہلو یہ ہے کہ دیگر وجوہات کو قابل ذکر وزن دیا گیا ہے جس سے اس بات کی نشاندہی ہوتی ہے کہ وقت گذرنے کے ساتھ مسائل کی شدت بڑھی ہے، وسعت اور اظہار دونوں لحاظ سے۔

پاکستان، جنوبی ایشیا اور بقیہ دنیا کے متعلق کیے گئے تازہ ترین سرویز کے نتائج کا تقابل تقریباً ایسی ہی صورت حال کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً، پاکستان اور جنوبی ایشیا میں فرمیں خاص طور پر یکساں عوامل کو پانچ سر فہرست رکاوٹیں قرار دیتی ہیں اور فرق صرف درجہ بندی کی ترتیب کا ہے جس کا سبب جواب کے پیمانے میں معمولی انحراف ہے۔ تاہم، پاکستان میں سر فہرست پانچ عوامل کے لیے 73.0 فیصد کا مشترکہ جواب جنوبی ایشیا کے 63.0 فیصد اور تمام معیشتوں کے 61 فیصد کے مقابلے میں قدرے زیادہ ہے۔ اس سے جنوبی ایشیائی خطے کے مقابلے میں پاکستان میں ان عوامل کی شدت کی افادیت اجاگر ہوتی ہے۔

یہ نتائج شواہد پر مبنی پالیسی کی تشکیل کے لیے موقع فراہم کرتے ہیں تاکہ ملک میں پائیدار صنعتی شعبوں کو پروان چڑھایا جا سکے۔ جن مسائل کو اجاگر کیا گیا ہے وہ ساختی نوعیت کے ہیں اور انہیں صرف مختلف فریقوں کے درمیان قریبی اشتراک اور تعاون کے ذریعے ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ تازہ ترین سروے میں سیاسی عدم استحکام کو سر فہرست رکاوٹ کی حیثیت حاصل ہے، جس کے معاشی نمو، سرمایہ کاری اور کاروباری اعتماد کے حوالے سے ممکنہ طور پر نقصان دہ مضمرات ہو سکتے ہیں۔ اس دشواری پر قابو پانے کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں وسط تا طویل مدت کے دوران پالیسی کے تسلسل کو یقینی بنایا جائے۔ اسی طرح ایک اور اہم چیلنج مالیات تک رسائی ہے جو مالی شمولیت اور تعلیم میں اضافے کا متقاضی ہے۔ اس ضمن میں مشترکہ طور پر ڈیزائن کیے گئے آجرانہ خواندگی کے پروگراموں کا انعقاد کیا جا سکتا ہے جن کے ذریعے قرضوں کے بے ضابطہ ذرائع کے مسئلے سے نمٹتے ہوئے بڑے قرض گیروں کے کردار کو کم کر کے کاروباری اداروں، خصوصاً چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں (ایس ایم ایز) کی قرضوں تک رسائی کو بہتر بنانا ممکن ہے۔ آخر میں ٹیکس پالیسیوں اور شرحوں کو ہم آہنگ بنانے کے لیے ٹیکس انتظامیہ کو بہتر بنانے پر مرتکز مالیاتی اور ٹیکس اصلاحات کلیدی حیثیت رکھتی ہیں، جبکہ اس کے ساتھ قومی اور ذیلی قومی حکومتوں کو بھی سہولت فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

جدول 2.2.1: پاکستان کے لیے عالمی بینک کا انٹرپرائز سرویز

سب سے بڑی رکاوٹ	پاکستان 2022		پاکستان 2013		پاکستان 2007		جنوبی ایشیا		تمام معیشتیں	
	فیصد فرمیں	درجہ	فیصد فرمیں	درجہ	فیصد فرمیں	درجہ	فیصد فرمیں	درجہ	فیصد فرمیں	درجہ
سیاسی عدم استحکام	25.9	1	9.4	3	0.9	7	16.6	2	11.2	4
مالیات تک رسائی	14.6	2	2.4	8	3.7	4	16.9	1	15.8	1
ٹیکس کی شرحیں	11.8	3	4.4	6	3.1	5	11.0	3	12.4	2
کرپشن	10.4	4	19.1	2	9.3	2	9.0	5	6.5	7
بجلی	10.2	5	46.7	1	73.4	1	9.3	4	7.4	6
زمین تک رسائی	7.3	6	0.2	14	1.9	6	5.9	7	3.2	13
کسٹم اور تجارتی ضوابط	6.6	7	1.4	10	0.7	9	5.6	8	3.7	9
کاروباری لائسنس اور پرمٹ	3.1	8	0.4	12	0.0	15	2.5	12	3.0	14
افرادی قوت کے ضوابط	2.9	9	0.9	11	0.1	14	4.8	9	3.9	8
ٹرانسپورٹ	2.1	10	3.3	7	0.6	10	4.1	10	3.6	11
کم تعلیم یافتہ افرادی قوت	1.8	11	1.5	9	0.5	12	3.6	11	11.2	3
غیر رسمی شعبہ	1.6	12	0	15	0.3	13	6.6	6	10.3	5
عدالتیں	0.7	13	0.3	13	0.5	11	0.3	15	0.8	15
جرائم	0.5	14	5.5	4	4.3	3	2.0	13	3.5	12
ٹیکس انتظامیہ	0.4	15	4.5	5	0.8	8	1.4	14	3.6	10

ماخذ: عالمی بینک

جدول 2.9: اہم معدنیات کی پیداوار

پیداوار ہزار میٹرک ٹن میں؛ نمو فیصد میں

	پیداوار		نمو	
	م س23ء	م س24ء	م س23ء	م س24ء
کوئلہ	15,069.8	20,319.3	55.7	34.8
قدرتی گیس*	1,189.5	1,140.6	-9.0	-4.1
خام تیل**	25.4	25.8	-9.7	1.8
کرومائٹ	155.6	213.0	-20.2	36.9
میگنیسائٹ	5.0	6.7	-15.8	34.4
ڈولومائٹ	544.3	532.7	11.7	-2.1
جپسم	1,639.7	2,094.9	-29.5	27.8
چونے کا پتھر	58,941.3	63,628.9	1.0	8.0
پہاڑی نمک	2,907.4	3,212.4	7.0	10.5
گندھک	11.7	9.3	-28.2	-20.3
بیرائٹس	141.0	125.6	10.5	-10.9
خام لوہا	377.0	617.8	-47.4	63.9
صابن کا پتھر	164.2	212.3	-45.5	29.3
سنگ مرمر	5,714.4	7,041.3	-13.8	23.2
دیگر	92.0	69.2	1.4	-24.8

* پیداوار ہزار ملین کیوبک فٹ میں

** پیداوار ملین بیرل میں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کان کنی اور کوہ کنی

کان کنی اور کوہ کنی میں تیزی سے بحالی ہوئی جبکہ گذشتہ برس اس میں سکڑاؤ دیکھا گیا تھا۔ اس نمو میں کوئلے، جپسم، چونے کے پتھر، خام لوہے اور سنگ مرمر نے اہم کردار ادا کیا(**جدول 2.9**)۔[36] ان معدنیات کی پیداوار میں اضافے سے منسلک صنعتوں میں سرگرمی ظاہر ہوتی ہے۔ مثلاً، بجلی کی پیداوار میں ملکی کوئلے کا بڑھتا ہوا استعمال، کھاد کے معاملے میں جپسم کی کھپت، سیمنٹ کے لیے چونے کا پتھر اور فولاد کی پیداوار کے لیے خام لوہے کے استعمال کی عکاسی ہوتی ہے۔ خصوصاً، کوئلے کی پیداوار میں اضافے سے گیس کی پیداوار میں کمی کی جزوی تلافی ہوگئی کیونکہ اس کے ذخائر میں مسلسل کمی ہورہی ہے اور نئے ذخائر محدود تعداد میں دریافت ہوئے ہیں۔[37، 38]

بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی

مالی سال 24ء کے دوران بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی میں سکڑاؤ دیکھا گیا، جس کے نتیجے میں صنعتی نمو میں 1.5 فیصدی درجے کی ہوئی۔ یہ سکڑاؤ بیشتر کم طلب (**شکل 2.14**) کی وجہ سے بجلی کی پیداوار میں کمی کے ساتھ ساتھ مالی سال 24ء میں گیس کی کم طلب کے سبب ہوا۔

شکل 2.14: بجلی کی پیداوار

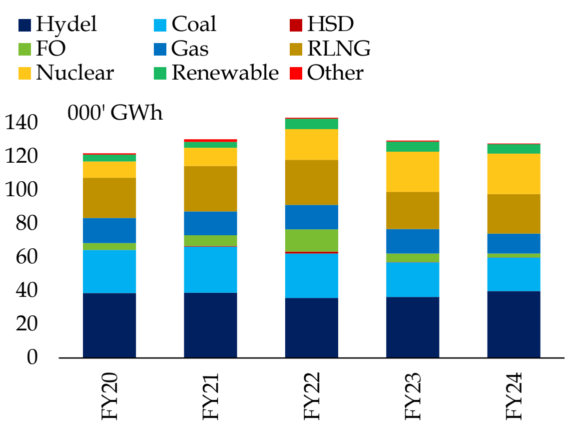

Sources: NEPRA; SBP Easy Data

---

[36] مالی سال 24ء کے دوران کان کنی اور کوہ کنی میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری بڑھ کر 103.1 ملین ڈالر تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 23ء میں 220.3 ملین ڈالر کا خالص اخراج ہوا تھا۔

[37] پاکستان میں گیس کے ذخائر مالی سال 18ء کے 1,458,936 ملین کیوبک فٹ سے کم ہو کر مالی سال 23ء میں 1,189,515 ملین کیوبک فٹ رہ گئے (ماخذ: پاکستان انرجی ایئر بک، 2023ء)۔

[38] گیس کی رسد کو قدر اضافی کی حامل بجلی، گیس اور پانی کی فراہمی کو اخذ کرنے میں شامل کیا جاتا ہے، جبکہ اس کی پیداوار 'کان کنی اور کوہ کنی' کی قدر اضافی کا حصہ ہے (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، نیشنل اکاؤنٹس آف پاکستان، بیس ایئر 2015-16ء)۔

جدول 2.10: بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبوں کی مجموعی نمو

اشیاسازی کا شعبہ	وزن	نمو		حصہ	
		م س23ء	م س24ء	م س23ء	م س24ء
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	78.4	-10.3	0.9	-10.3	0.9
جس میں					
غذا	10.7	-7.1	1.7	-1.2	0.3
مشروبات	3.8	-6.6	-2.1	-0.3	-0.1
تمباکو	2.1	-28.4	-23.0	-0.7	-0.4
ٹیکسٹائل	18.2	-18.7	-5.2	-3.7	-0.9
ملبوسات	6.1	25.7	8.2	2.7	1.2
چمڑے کی مصنوعات	1.2	1.5	5.7	0.0	0.0
لکڑی کی مصنوعات	0.2	-59.8	11.8	0.0	0.0
کاغذ اور بورڈ	1.6	-8.6	-0.4	-0.2	0.0
کوک اور پیٹرولیم	6.7	-13.4	9.8	-0.9	0.6
کیمیکلز	6.5	-6.9	5.3	-0.5	0.4
دواسازی	5.2	-28.8	15.7	-1.8	0.8
ربڑ	0.2	-3.8	-1.5	0.0	0.0
غیر دھاتی معدنیات	5.0	-12.1	-5.3	-0.8	-0.4
لوہا اور فولاد	3.4	-5.1	-4.4	-0.2	-0.2
ڈھلی ہوئی دھات	0.4	-16.1	-7.8	-0.1	0.0
کمپیوٹرز، الیکٹرونکس اور بصری آلات	0.0	-30.3	-12.4	0.0	0.0
برقی مصنوعات	2.0	-15.4	-9.5	-0.5	-0.3
مشینری اور آلات	0.4	-45.3	45.5	-0.3	0.2
گاڑیاں	3.1	-50.0	-25.0	-2.2	-0.6
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	0.7	-40.8	-4.0	-0.3	0.0
فرنیچر	0.5	46.5	15.0	0.7	0.4
دیگر اشیاسازی	0.3	20.6	7.6	0.1	0.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

سمعی شواہد کے مطابق گھرانوں اور کاروباری اداروں کی سولر پر منتقلی کے رجحان میں اضافے کے سبب کمزور ملکی طلب ممکنہ طور پر نظام میں پیدا ہونے والی بجلی پر انحصار میں کمی کا باعث بنی ہے۔ حکومتی زراعانت میں کمی بھی اس کے سکڑنے کی ایک جزوی وجہ تھی۔[39]

لاگت کی کارکردگی کے حصول کی کوشش میں توانائی کے ملکی ذرائع کے استعمال میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آبی، قدرتی گیس اور قابل

[39] بجلی کے لیے خام قدر اضافی اخذ کرتے وقت زراعانت کو بجلی کی پیداوار اور تقسیم کرنے والی کمپنیوں کی آمدنی کے طور پر شمار کیا جاتا ہے۔ چونکہ مالی سال 24ء کے دوران حکومت نے زراعانت میں کمی کر دی تھی، لہٰذا بجلی کے خام قدر اضافی اور قدر اضافی میں کمی آگئی۔

تجدید توانائی جیسے سبز ایندھنوں کے حصے میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔[40] اس سے قطع نظر، کوئلے کا استعمال سمجھوتے پر مجبور کرتا ہے کہ قلیل مدتی مستعد لاگت اور درمیانی تا طویل مدت میں ماحولیاتی خدشات کو محدود کرنے کی ترجیحات میں سے کسی ایک کا انتخاب کیا جائے۔

شکل 2.15: ایل ایس ایم کے مقداری اشاریے میں نمو

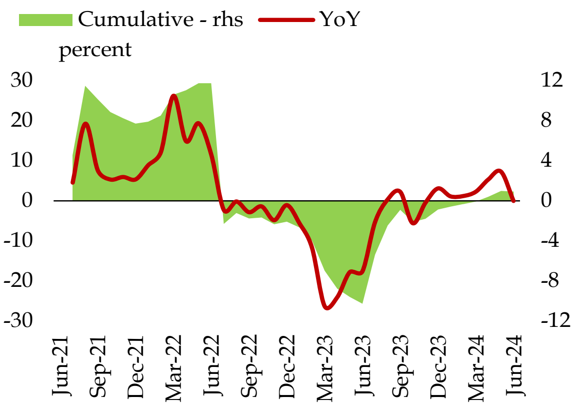

Source: Pakistan Bureau of Statistics

تعمیرات

مالی سال 24ء کے دوران تعمیرات کے ذیلی شعبے کے قدر اضافی میں 1.5 فیصد کمی ہوئی جو مالی سال 23ء میں 9.2 فیصد کمی کے مقابلے میں کم ہے۔ گذشتہ دو برسوں کے دوران تعمیراتی سرگرمیوں کو محدود کرنے والے عوامل میں سخت زری پالیسی کے باعث قرضوں کی بلند لاگت، ترقیاتی اخراجات میں کمی اور ملک میں کم ہوتی ہوئی لیکن ابھی تک بلند بے یقینی کی صورت حال شامل ہیں۔ مزید برآں، ٹیکسوں/ڈیوٹیوں اور اجرتوں میں اضافے کے حالات میں تعمیراتی مواد کی بڑھتی ہوئی لاگت نے بھی تعمیراتی سرگرمیوں کو محدود کرنے میں کردار ادا کیا۔[41]

مینوفیکچرنگ

مالی سال 24ء کے دوران مینوفیکچرنگ کے شعبے میں 3.1 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں خاصا سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس نمو کا اہم سبب بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم) تھی جس میں مالی سال 24ء کے دوران معمولی اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس اس شعبے میں کافی کمی دیکھی گئی تھی۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی (ایل ایس ایم)[42]

مالی سال 24ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی میں 0.9 فیصد نمو ہوئی جبکہ مالی سال 23ء میں 10.3 فیصد کی خاصی کمی ہوئی تھی (**جدول 2.10**)۔ ماہانہ ڈیٹا سے ظاہر ہوتا ہے کہ پورے مالی سال 23ء میں سکڑنے کے بعد مالی سال 24ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی پیداوار میں بتدریج بہتری آئی (**شکل 2.15**)۔ مالی سال 24ء کے دوران اشاریے میں 48 فیصد وزن کے حامل بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے تقریباً نصف ذیلی شعبوں کی پیداوار میں اضافہ دیکھا گیا (**شکل 2.16**)۔

شکل 2.16: پیداوار میں اضافہ اور کمی دکھانے والے ایل ایس ایم کے شعبوں کی تعداد

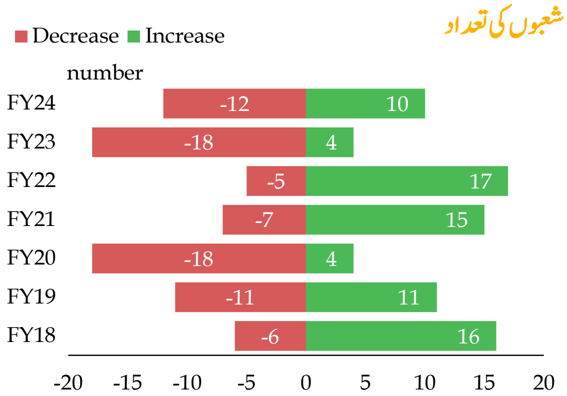

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[40] مالی سال 24ء کے دوران بجلی کی پیداوار میں آبی بجلی کا حصہ سب سے زیادہ (31.1 فیصد) تھا، جس کے بعد قدرتی گیس (27.8 فیصد) اور کوئلہ (15.7 فیصد) شامل تھے۔ قابل تجدید ذرائع کا استعمال بشمول شمسی، ہوائی اور باگاسی صرف 4.5 فیصد رہا۔

[41] مالی سال 24ء میں سیمنٹ اور فولاد کی مصنوعات کی اوسط قیمت میں بالترتیب 16.7 فیصد اور 11.2 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں یہ بالترتیب 34.7 فیصد اور 25.1 فیصد بڑھی تھی۔

[42] یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے اگست 2024ء کے لیے جاری کردہ غیر تفصیلی ڈیٹا پر مبنی ہے۔

شکل2.17: ایل ایس ایم کی نمو اور پرچیزنگ منیجر اشاریہ

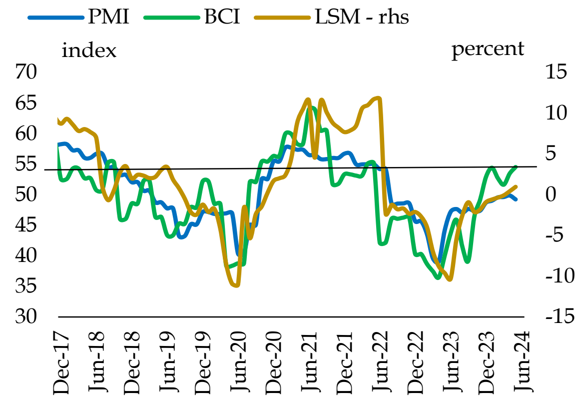

Sources: State Bank of Pakistan; Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 24ء میں ایل ایس ایم کی پیداوار کی بحالی کو خام مال کی دستیابی میں بہتری سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ تاہم، درآمدی خام مال کی قیمتوں میں کمی کے باوجود بے یقینی کی بلند سطح اور خام مال کی لاگت میں اضافے نے بحالی کی رفتار کو محدود سطح پر رکھا۔ سکڑاؤ پر مبنی پالیسیوں کے تسلسل اور بلند مہنگائی کے باعث صارفین کی حقیقی آمدنی میں کمی کے حالات میں صارفین کی کمزور طلب ملکی مانگ میں کمی کا باعث بننے والے اہم عوامل تھے۔

بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی کارکردگی کی عکاسی پرچیزنگ منیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) سمیت کاروباری اعتماد میں بہتری سے ہوتی ہے۔ مئی 2023ء میں کاروباری اعتماد کے اشاریے (بی سی آئی) میں خاصی بہتری آئی ہے (**شکل 2.17**)۔ مزید برآں، مالی سال 24ء کے دوران پیداواری گنجائش کے استعمال کے کاروباری جائزے میں بھی بہتری دیکھی گئی۔

غذا، مشروبات اور تمباکو

مالی سال 24ء کے دوران غذائی گروپ میں 1.7 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ اس کے مقابلے میں مالی سال 23ء میں 7.1 فیصد کمی آئی تھی۔ یہ نمو قدرے وسیع البنیاد تھی، جس میں خوردنی تیل سرفہرست رہا اور چھ میں سے چار زمروں کی پیداوار میں اضافہ درج کیا گیا (**شکل 2.18**)۔ خوردنی تیل کی نمو پام آئل کی کم بین الاقوامی قیمتوں کا نتیجہ تھی۔[43] گنے کی پیداوار میں کمی اور کچل کاری کے آغاز میں تاخیر کے باوجود مالی سال 24ء میں چینی کی پیداوار میں 1.3 فیصد اضافے سے سکروز کے حصول کی بلند شرح کی عکاسی ہوتی ہے۔ گندم اور چاول کی ملوں میں پروسیسنگ کا غذائی گروپ میں حصہ تقریباً 34 فیصد ہے، جس میں گندم اور چاول کی ریکارڈ پیداوار کی بدولت بہتری (کم سکڑاؤ دیکھا گیا) آئی۔

مالی سال 24ء میں مسلسل دوسرے برس مشروبات اور تمباکو کی پیداوار میں کمی دیکھی گئی۔ سمعی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مشروبات کی پیداوار میں کمی کا سبب بائیکاٹ کے سبب کمزور طلب ہو سکتی ہے۔ جہاں تک تمباکو کا تعلق ہے تو گذشتہ دو برسوں میں اس شعبے پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کے اطلاق کا نتیجہ پیداوار کی کم رپورٹنگ کا سبب ہو سکتا ہے۔

شکل2.18: غذائی پیداوار کی مجموعی نمو میں حصہ

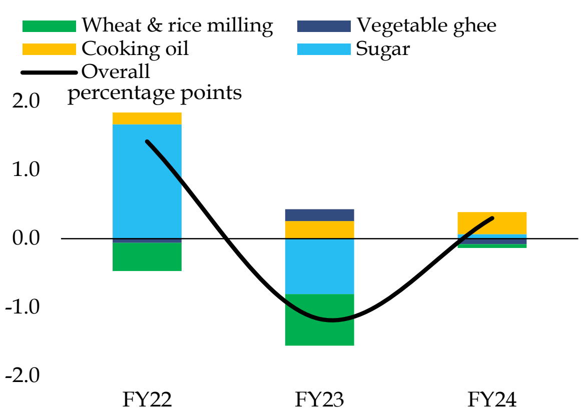

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ٹیکسٹائل

مالی سال 24ء کے دوران ٹیکسٹائل کی پیداوار میں 5.2 فیصد کمی ہوئی جبکہ مالی سال 23ء کے دوران یہ 18.7 فیصد تک گری تھی۔ مالی سال 24ء میں ٹیکسٹائل پیداوار کے نچلی ترین سطح تک پہنچنے کی عکاسی کسی حد تک خصوصاً سوتی دھاگے، ہوزری، بستر کی چادروں اور ملبوسات کے برآمدی حجم میں اضافے سے بھی ہوتی ہے

[43] مالی سال 24ء کے دوران پام آئل کی اوسط قیمتیں کم ہو کر 860.8 ڈالر فی میٹرک ٹن پر آگئیں جبکہ مالی سال 24ء میں یہ 949 ڈالر فی میٹرک ٹن اور مالی سال 22ء میں 1404 ڈالر فی میٹرک ٹن تھیں (ماخذ: عالمی بینک)۔

شکل 2.19: ٹیکسٹائل کی مجموعی نمو میں حصہ

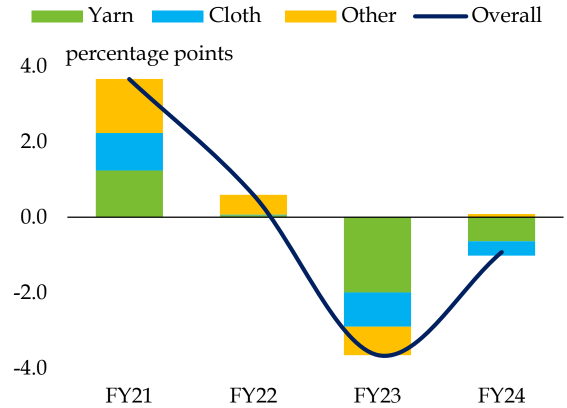

Source: Pakistan Bureau of Statistics

(**شکل 2.19**)۔[44] بلند برآمدی حجم سے قطع نظر پیداوار کی بحالی اور خام مال کی دستیابی میں اضافے (**باب 6**) کے فوائد کو کسی حد تک خام مال کی بلند لاگتوں نے محدود رکھا۔[45، 46]

خصوصاً، بلند شرح سود اور برآمدی نوعیت کی صنعتوں کے لیے توانائی پر زراعانت کی واپسی پیداوار کی مجموعی لاگت میں اضافے کا باعث بنی ہے۔ مزید برآں، کم از کم اجرت میں 28.0 فیصد اضافہ کرکے اسے 32,000 روپے ماہانہ کردیا گیا، جس سے پیداواری لاگت مزید بڑھ گئی۔

پیٹرولیم مصنوعات

مالی سال 24ء کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں بحالی ہوئی اور اس میں 9.8 فیصد نمو دیکھی گئی جبکہ گذشتہ برس 13.4 فیصد کمی آئی تھی (**شکل 2.20**)۔ کمزور ملکی طلب میں اضافے کے باوجود پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں اضافے کو پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں کمی کے ساتھ ساتھ حکومت کی جانب سے فرنس آئل برآمد کرنے کی اجازت دینے کے فیصلے سے منسوب کیا جا سکتا ہے (**باب 6**)۔

دوا سازی

مالی سال 24ء کے دوران دواسازی کی پیداوار میں 15.7 فیصد کا خاطر خواہ اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس اس میں 28.8 فیصد کی خاصی کمی آئی تھی۔ دواسازی کے شعبے کی پیداوار میں سیرپ اور گولیوں کا حصہ تقریباً 84 فیصد ہے اور اس شعبے میں ہونے والی نمو میں سارا حصہ ان دونوں اجزا کی مصنوعات پر مشتمل تھا۔

شکل 2.20: پیٹرولیم مصنوعات کی پیداوار میں نمو

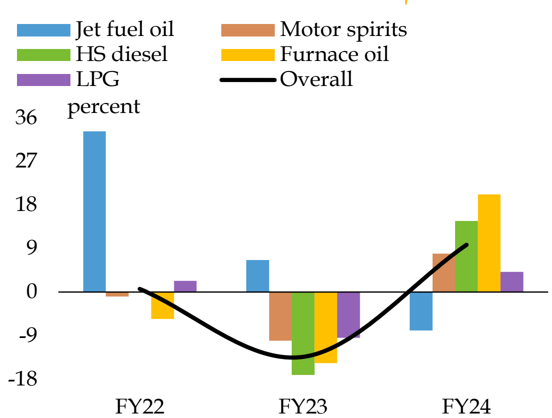

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 24ء میں دواسازی کے شعبے کی پیداوار کو متعدد عوامل سے تقویت ملی۔ ان میں خام مال کی دستیابی میں اضافہ، درآمدی خام مال[47] کی بڑھتی ہوئی لاگت کے حالات میں ڈرگ ریگولیشن اتھارٹی آف پاکستان کی جانب سے ادویات کی قیمتوں کی ڈی ریگولیشن اور برآمدات میں اضافہ شامل ہیں۔[48]

---

[44] دھاگے اور کپڑوں کے 8.9 فیصد اور 7.3 فیصد اوزان کے ساتھ مجموعی ٹیکسٹائل کے وزن میں ان کا حصہ تقریباً 90 فیصد بنتا ہے۔

[45] مالی سال 24ء میں پیٹرولیم مصنوعات کے درآمدی حجم میں 12.9 فیصد کمی ہوئی، جبکہ خام تیل کے درآمدی حجم میں 11.8 فیصد اضافہ ہوگیا۔

[46] یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ملکی ریفائنریوں نے فرنس آئل پیدا کرنے کی استعداد حاصل کرلی ہے۔ تاہم، بجلی کے شعبے کی جانب سے طلب میں کمی کے باعث ریفائنریوں کے پاس اضافی فرنس آئل موجود ہے۔ فاضل فرنس آئل کی برآمدات کی اجازت دینے سے ریفائنریوں کے لیے پیداواری گنجائش کے اضافی استعمال کی راہ ہموار ہوگئی ہے۔

[47] فروری 2024ء میں وفاقی حکومت نے دواساز کمپنیوں کو تقریباً 146 ادویات کی قیمتوں کا تعین کرنے کی اجازت دی تھی، جو ادویات کی لازمی قومی فہرست میں شامل نہیں ہیں۔

[48] مالی سال 24ء کے دوران ادویات کی مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ ہوگیا۔ اس میں بیشتر اضافہ افریقی ممالک میں مرتکز تھا۔ ادویات اور او ٹی سی مصنوعات میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری مالی سال 23ء کے 7.3 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 24ء میں 38.0 ملین ڈالر ہوگئی۔

گاڑیاں

مالی سال 24ء کے دوران گاڑیوں کی پیداوار کمزور رہی اور ان میں 25.0 فیصد کمی دیکھی گئی، جبکہ گذشتہ برس اس شعبے میں 50.0 فیصد کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ یہ کمی وسیع البنیاد تھی کیونکہ اس شعبے کے تمام زمروں میں دوہندسی کمی دیکھی گئی اور سب سے زیادہ کمی لائٹ کمرشل وہیکلز، کاروں، اور جیپوں کی پیداوار میں درج کی گئی (**شکل 2.21**)۔

مالی سال 23ء کے آغاز سے گاڑیوں کی صنعت کو کئی مشکلات کا سامنا رہا ہے جن

شکل 2.21: گاڑیوں کی پیداوار میں نمو

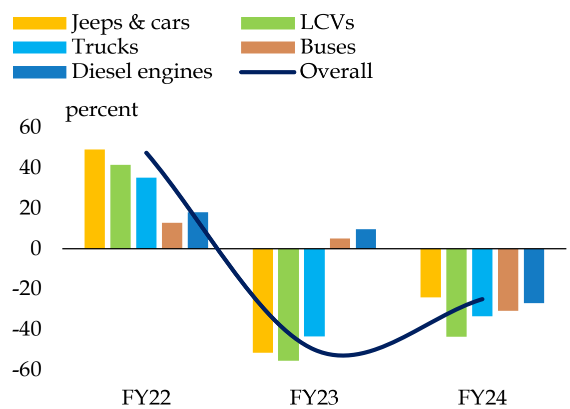

Source: Pakistan Bureau of Statistics

میں خام مال کی دستیابی، معاشی سست رفتاری کے حالات میں صارفین کی جانب سے کمزور طلب، گاڑیوں کی بلند قیمتیں اور قرضوں کی لاگت میں اضافہ شامل ہیں۔ ٹریکٹروں کی پیداوار اور فروخت کے علاوہ مالی سال 24ء میں گاڑیوں کے دیگر زمروں میں یونٹوں کی پیداوار اور فروخت میں نمایاں کمی دیکھی گئی، جو حجم کے لحاظ سے مالی سال 20ء، وہ سال جو کووڈ19 سے متاثر تھا، کے بعد سے اس کی کم ترین سطح ہے۔[49,50]

تعمیرات اور منسلک صنعتیں

مالی سال 24ء میں تعمیراتی شعبے کی کارکردگی کے مطابق منسلک صنعتوں کی پیداوار بھی کمزور رہی۔ مالی سال 24ء کے دوران تعمیرات کے اہم خام مال میں شامل سیمنٹ اور فولاد کی پیداوار میں کمی آئی۔ اس کے علاوہ تعمیراتی سرگرمیوں میں سست رفتاری اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے سے بھی ان جاذب توانائی صنعتوں میں پیداوار کی حوصلہ شکنی ہوئی۔

سیمنٹ

مالی سال 24ء کے دوران سیمنٹ کی پیداوار میں 4.5 فیصد کمی ہوئی، جو مالی سال 23ء میں 13.7 فیصد کمی کے مقابلے میں خاصی کم ہے۔ اس کمی کا اہم سبب سیمنٹ کی ملکی ترسیلات میں کمی تھی جسے بڑھتی ہوئی قیمتوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے (**شکل 2.22**)۔ دوسری جانب، سیمنٹ کی برآمدات میں قابل ذکر اضافہ ہوا اور یہ مالی سال 23ء کی 4.6 ملین میٹرک ٹن سے بڑھ کر مالی سال 24ء میں 7.1 ملین میٹرک ٹن تک پہنچ گئیں (**باب 6**)۔

شکل 2.22: سیمنٹ کی ترسیلات

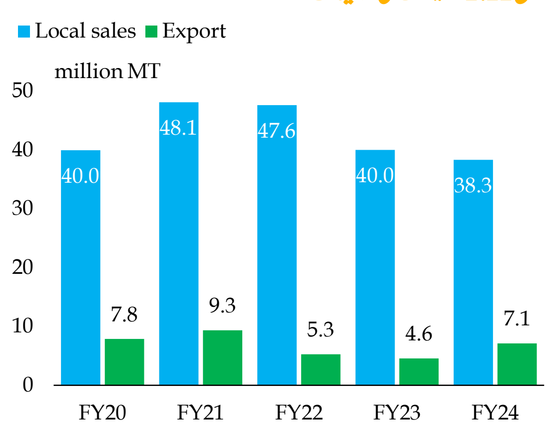

Sources: Pakistan Bureau of Statistics; APCMA

فولاد

مالی سال 24ء کے دوران فولاد کی پیداوار میں 4.4 فیصد کمی ہوئی جبکہ گذشتہ برس 5.1 فیصد سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا (**شکل 2.23**)۔ اس کمی کو فولاد کی کمزور طلب

[49] بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے ڈیٹا میں ٹریکٹروں کی پیداوار کی درجہ بندی مشینری اور سازوسامان کے زمرے میں کی جاتی ہے۔

[50] فارم شعبے کی ترقی کی مد میں فارم ٹریکٹروں کی خریداری کے لیے قرضوں کی تقسیم مالی سال 24ء میں بڑھ کر 48.3 ارب روپے تک پہنچ گئی، جبکہ مالی سال 23ء میں یہ 10.9 ارب روپے تھی۔

جدول 2.11: خدمات میں نمو

فیصد

	م س23ءن					م س24ءع					حصہ	
	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	سالانہ	سہ 1	سہ 2	سہ 3	سہ 4	سالانہ	م س23ءن	م س24ءع
خدمات کا شعبہ	**2.7**	**2.4**	**-1.2**	**-3.7**	**0.0**	**2.0**	**1.3**	**1.6**	**3.7**	**2.2**	**0.0**	**2.2**
تھوک اور خردہ تجارت	0.2	0.7	-6.4	-9.8	-4.0	3.4	2.6	2.9	4.8	3.4	-1.3	1.1
ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری	3.6	4.4	5.3	1.9	3.8	2.4	2.2	0.9	2.1	1.9	0.7	0.3
رہائش اور غذائی خدمات کی سرگرمیاں (ہوٹل اور ریستوران)	3.9	4.0	4.1	4.3	4.1	4.7	4.6	4.1	3.2	4.1	0.1	0.1
اطلاعات اور مواصلات	-0.3	4.4	-1.5	-5.5	-0.7	4.0	-4.5	-5.6	7.9	0.3	0.0	0.0
مالیات اور بیمہ کی سرگرمیاں	0.2	-3.5	-13.8	-21.8	-10.0	-15.9	-15.2	-7.4	-2.5	-10.7	-0.3	-0.3
ریئل اسٹیٹ سرگرمیاں	3.6	3.6	3.7	4.0	3.7	4.2	4.2	3.7	2.9	3.7	0.4	0.4
نظم عامہ اور سوشل سیکورٹی (عمومی حکومت)	4.5	-3.1	-11.1	-17.0	-7.0	-10.0	-10.5	-7.6	-0.2	-7.3	-0.6	-0.6
تعلیم	5.7	5.2	4.9	4.7	5.1	8.1	8.3	8.7	9.0	8.5	0.2	0.4
انسانی صحت اور سماجی سرگرمیاں	8.5	9.0	9.1	8.8	8.8	5.6	5.1	5.6	5.9	5.6	0.2	0.2
دیگر نجی خدمات	4.5	4.3	4.2	3.9	4.2	3.9	3.8	3.3	3.4	3.6	0.6	0.5

ن: نظر ثانی شدہ؛ ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اور اس کی بلند قیمتوں سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں، گاڑیوں، بھاری مشینری اور سازوسامان، سلائی اور گنے کی مشینری جیسی منسلک صنعتوں میں کمزور پیداوار نے بھی فولاد کی صنعت میں خصوصاً چپٹے فولاد کی پیداوار پر منفی اثرات مرتب کیے۔

2.4 خدمات

زرعی پیداوار میں اضافے اور ایل ایس ایم میں معمولی بحالی کے سبب خدمات کے شعبے میں 2.2 فیصد نمو ہوئی، جبکہ مالی سال 23ء کے دوران اس میں کوئی اضافہ نہیں ہوا تھا (**جدول 2.11**)۔ اس نمو کے اہم محرکات میں تھوک اور خردہ تجارت ، دیگر نجی خدمات اور تعلیم شامل ہیں۔ تاہم، عمومی حکومت ، اور مالیات اور بیمہ کے شعبوں کے سکڑنے کی اہم وجوہات میں بلند مہنگائی اور معاشی استحکام کے ضمن میں اقدامات شامل ہیں۔

خدمات کے شعبے کے سب سے بڑے اجزا تھوک اور خردہ تجارت میں اوسط سے کم اضافہ ہوا اور اسے زیادہ تحریک اہم فصلوں کی پیداوار، ایل ایس ایم میں بحالی اور درآمدی حجم میں اضافے سے ملی۔ تاہم، بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی کمزور کارکردگی، قرض گیری کی بلند لاگت اور توانائی کی قیمتوں میں تیزی سے اضافے نے زراعت کے شعبے کے مثبت اثرات کی جزوی تلافی کردی۔

مالی سال24ء کے دوران ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری کے شعبوں میں 1.9 فیصد نمو ہوئی جس کا اہم سبب ریلویز، آبی ٹرانسپورٹ اور ڈاک خانے کی خدمات میں مثبت قدر اضافی تھی (**جدول 2.12**)۔ آبی ٹرانسپورٹ کے بڑھنے کا اہم سبب بندرگاہوں اور کنٹینر ٹرمینلز پر مجموعی تجارتی ہینڈلنگ، درآمدات اور برآمدات میں اضافہ تھا۔ دوسری جانب، روڈ ٹرانسپورٹ میں نمو کمزور رہی جس کی نشاندہی گاڑیوں کی فروخت میں کمی کے رجحان سے ہوتی ہے۔ اس صورت حال کی عکاسی ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت سے بھی ہوتی ہے (**شکل 2.24**)۔

جدول 2.12: ٹرانسپورٹ اور ذخیرہ کاری میں نمو

فیصد

	م س23ء	م س24ء
ریلوے	27.2	10.3
آبی ٹرانسپورٹ	-23.7	15.2
فضائی ٹرانسپورٹ	27.3	4.4
روڈ ٹرانسپورٹ	4.3	1.2
ڈاکخانے کی خدمات	-11.9	14.8
پائپ لائن ٹرانسپورٹ	-18.9	-7.4
ذخیرہ کاری	-4.1	3.4

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شکل 2.23: سیمنٹ اور فولاد کی پیداوار میں نمو

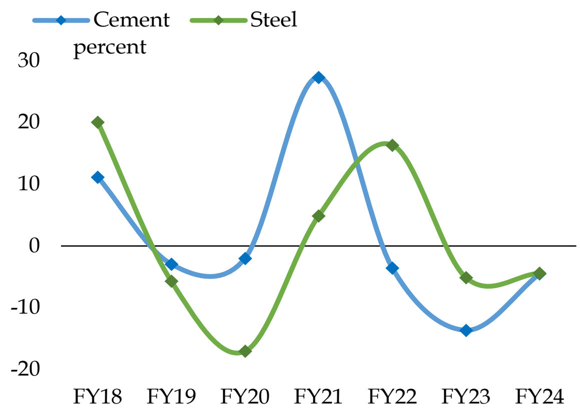

Source: Pakistan Bureau of Statistics

مالی سال 24ء میں اطلاعات اور مواصلات کی خدمات کے قدر اضافی میں نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس کمی دیکھنے میں آئی تھی۔ ڈجیٹل مالی خدمات کے بڑھتے ہوئے استعمال کے حالات میں موبائل سیلولر اور براڈبینڈ صارفین کی بڑھتی ہوئی تعداد اس کا ایک جزوی سبب ہے (**شکل 2.25**)۔[51]

شکل 2.24: ٹرانسپورٹ کے شعبے کو پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں نمو

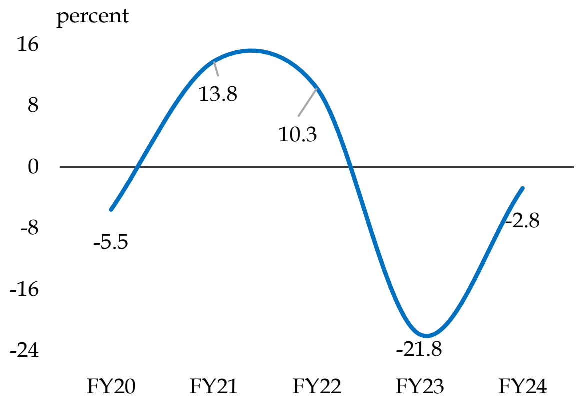

Source: Oil Companies Advisory Council

اس کے برعکس، مالی سال 24ء میں مالیات اور بیمہ کی سرگرمیوں میں مسلسل دوسرے برس کمی کا رجحان جاری رہا (**جدول 2.13**)۔ یہ شعبہ بلند شرح سود اور مہنگائی سے متاثر ہوا۔[52] اگرچہ مالی سال 24ء کے دوران جدولی بینکوں کے منافع میں اضافہ ہوگیا، تاہم قرضوں کے مقابلے میں ڈپازٹس میں قدرے تیزی سے

شکل 2.25: انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری ٹرانزیکشنز کا حجم

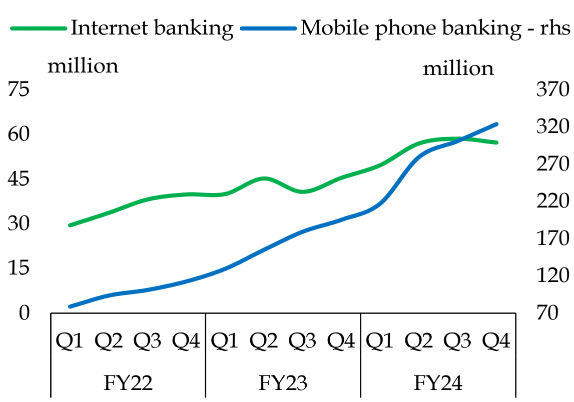

Source: State Bank of Pakistan

[51] موبائل فون کے صارفین کی تعداد مالی سال 24ء میں بڑھ کر 192.5 ملین تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 23ء میں یہ 190.9 ملین تھی۔ مالی سال 24ء میں براڈبینڈ صارفین کی تعداد بڑھ کر 138.3 ملین تک پہنچ گئی، جو مالی سال 23ء میں 127.6 ملین تھی۔ ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی

[52] مالی سال 24ء کے بیشتر حصے میں پالیسی ریٹ 22.0 فیصد کی تاریخی بلند سطح پر رہا۔ جون 2024ء کے دوران اس میں 150 بیسس پوائنٹس کمی کی گئی۔ ماخذ: بینک دولت پاکستان

جدول 2.13: مالیات اور بیمہ میں نمو

فیصد

	م س23ء	م س24ء
مرکزی بینکاری	-10.3	-22.8
دیگر زری وساطت	-12.9	-6.8
جدولی بینک	-12.7	-7.3
غیر جدولی بینک	-25.1	23.2
بیمہ، ری انشورنس اور پنشن فنڈنگ	60.3	-58.2
دیگر مالی خدمات	-12.5	-20.7
منسلک خدمات	-19.5	8.1

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اضافے کے باعث قدر اضافی منفی ہو گیا۔[53]،[54] مزید برآں، سرمایہ کاریوں کی اکثریت حکومتی تمسکات میں مرتکز رہی جو قدر اضافی میں شامل نہیں ہوتی، کیونکہ منافع بخش شرح سود کی وجہ سے ان سرمایہ کاریوں پر خطرہ کم سے کم اور منافع بلند ہوتا ہے۔[55] بیمہ کمپنیوں نے مالی سال 23ء میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا، لیکن بلند مہنگائی کے سبب آمدنی میں کمی کے باعث مالی سال 24ء کے دوران اس میں کمی دیکھی گئی۔

عمومی حکومتی خدمات میں کمی جاری رہی، البتہ کم رفتار سے۔ یہ مالی سال 24ء میں حاصل کی گئی مالیاتی یکجائی سے ہم آہنگ ہے (**باب 4**)۔[56] زیر جائزہ مدت کے دوران رہائش اور غذائی خدمات، ریئل اسٹیٹ سرگرمیوں اور دیگر نجی خدمات نے اپنی مالی سال 23ء کی نمو کی رفتار کو مالی سال 24ء میں بھی برقرار رکھا۔ جبکہ مالی سال 24ء کے دوران تعلیم میں خاصی نمو ہوئی، جو تعلیم پر صوبائی اخراجات میں 23.7 فیصد اضافے سے ہم آہنگ دکھائی دیتی ہے۔[57]

شکل 2.26: پنجاب: اہم شعبوں کے روزگار میں نمو

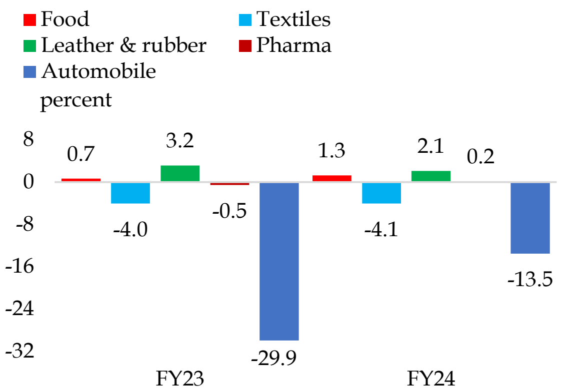

Source: Punjab Bureau of Statistics

2.5 افرادی قوت کی مارکیٹ

مالی سال 24ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی کارکردگی کی عکاسی کرتے ہوئے کاروباری اعتماد سروے اور اعتمادِ صارف سروے میں روزگار کے متعلق احساسات میں بھی کسی حد تک بہتری آئی ہے۔ دوسری جانب، روزگار کے ڈیٹا سے صنعتی روزگار میں قدرے کم بگاڑ ظاہر ہوتا ہے جو گاڑیوں اور ٹیکسٹائل کے شعبے کے حالات کا نتیجہ ہے۔

پنجاب

مالی سال 24ء کے دوران پنجاب کے روزگار میں 1.8 فیصد کمی ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 2.2 فیصد کمی ہوئی تھی۔ اس کمی کا محرک روزگار کے سب سے بڑے فراہم کنندہ شعبے ٹیکسٹائل اور گاڑیوں جیسی اہم صنعتیں تھیں (**شکل 2.26**)۔ چمڑے اور ربڑ کی صنعتوں کے روزگار میں اضافہ ہو گیا لیکن اس کی رفتار سست رہی۔ تاہم، غذا اور دواسازی کی صنعتوں کے روزگار میں قابل ذکر بہتری درج کی گئی جو بڑی حد تک ان شعبوں کے پیداواری رجحانات سے ہم آہنگ ہے۔

[53] ماخذ: بینک دولت پاکستان (2024ء)، سہ ماہی کمپینڈیم: بینکاری نظام کی شماریات۔

[54] مالیات اور بیمہ کے شعبوں میں قدر اضافی کو پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے ایک طریقے کے ذریعے اخذ کیا جاتا ہے، جو ضروری نہیں ہے کہ مالی اداروں کے اصل منافع کی عکاسی کرے۔

[55] ایضاً

[56] ماخذ: وزارت منصوبہ بندی برائے ترقی اور خصوصی اقدامات (2024ء)، سالانہ منصوبہ 25-2024ء۔

[57] ماخذ: صوبائی مالیاتی آپریشنز، وزارت خزانہ (2024ء)۔

غذائی شعبے میں روزگار کی نمو میں نباتی گھی اور خوردنی تیل، ڈیری مصنوعات اور سافٹ ڈرنکس کے شعبوں نے اہم کردار ادا کیا۔

شکل 2.27: کاروباری اعتماد کا سروے: م س24ء میں روزگار کے اشاریے

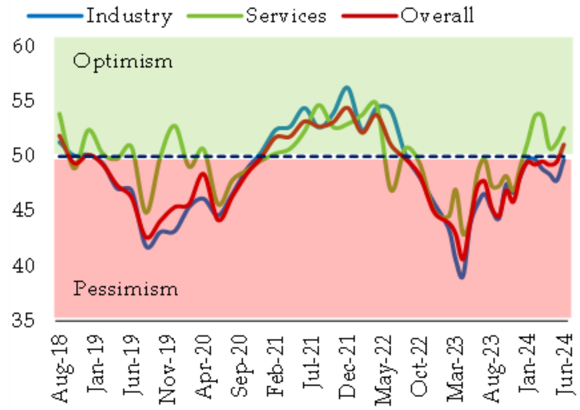

Source: State Bank of Pakistan

سندھ[58]

جولائی تا دسمبر مالی سال24ء کے دوران سندھ کے روزگار میں 1.4 فیصد کمی ہوئی ۔ مجموعی طور پر 18 میں سے 8 صنعتوں کے روزگار میں اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں ان صنعتوں کی تعداد 12 تھی۔ نمایاں کمی ٹیکسٹائل، دواسازی اور گاڑیوں کے شعبوں میں دیکھی گئی۔ تاہم سندھ میں غذا اور ملبوسات کے شعبوں نے روزگار بڑھانے میں خاصی معاونت کی، جبکہ گذشتہ برس کے مقابلے میں یہ قدرے محدود رہا۔

تاہم، دیگر اہم صنعتوں کے روزگار خصوصاً مشروبات اور ربڑ اور پلاسٹک کی صنعتوں نے جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کے دوران بالترتیب 34.0 فیصد اور 24.5 فیصد نمو درج کی۔

کاروباری اعتماد سروے

ملک میں کاروبار کے متعلق اعتماد میں مجموعی طور پر اوسطاً بہتری آئی ہے اور اسٹیٹ بینک کے کاروباری اعتماد کے سروے میں 48.1 فیصد جواب گزاروں نے گذشتہ چھ مہینوں کی مدت کے دوران روزگار کے مواقع کی تخلیق کے متعلق امید کا اظہار کیا، جبکہ مالی سال 23ء میں ان کی تعداد 45.9 فیصد تھی (**شکل 2.27**)۔ اس صورت حال کی عکاسی خدمات کے ساتھ ساتھ صنعتی شعبوں کی سرگرمیوں میں بہتری سے بھی ہوتی ہے۔

شکل2.28: اعتمادِ صارف سرویز: بیروزگاری کا اشاریہ:(اگلے چھ ماہ)

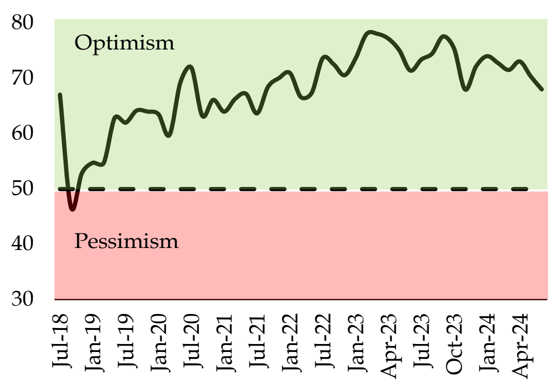

Source: State Bank of Pakistan

مالی سال 24ء کے دوران خدمات کے شعبے میں گذشتہ چھ ماہ کے دوران روزگار کے مواقع کی تخلیق کا اشاریہ بڑھ کر 50.2 فیصد تک پہنچ گیا، جو گذشتہ برس 46.6 فیصد تھا۔ مینوفیکچرنگ کے شعبے میں روزگار کے اشاریے میں بھی بہتری دیکھی گئی، اگرچہ یہ مالی سال 24ء میں 47.7 فیصد پر امید کی سطح سے کچھ نیچے رہا، تاہم مالی سال 23ء کے 45.6 فیصد سے زیادہ ہے۔ خدمات اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں مستقبل میں روزگار کی تخلیق کے انڈیکس میں بھی قابل ذکر بہتری آئی، جس سے ملازمتوں کے بہتر امکانات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اعتماد صارف سروے

اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ صارف سروے کے مطابق آئندہ چھ مہینوں کے لیے روزگار کی تخلیق کے امکانات کے متعلق صارفین کا اعتماد پچھلے برس کے مقابلے میں مالی سال 24ء میں کچھ کم پر امید تھا۔ مالی سال 24ء میں اوسطاً اعتمادِ صارف کا اشاریہ گر کر 72.6 فیصد پر آ گیا جو مالی سال 23ء میں 74.4 فیصد تھا۔ اسی طرح

[58] سندھ کے لیے روزگار کا ڈیٹا جولائی تا دسمبر مالی سال 24ء کا دستیاب ہے۔

شکل 2.29: خدمات کے شعبے کی اجرتوں میں نمو

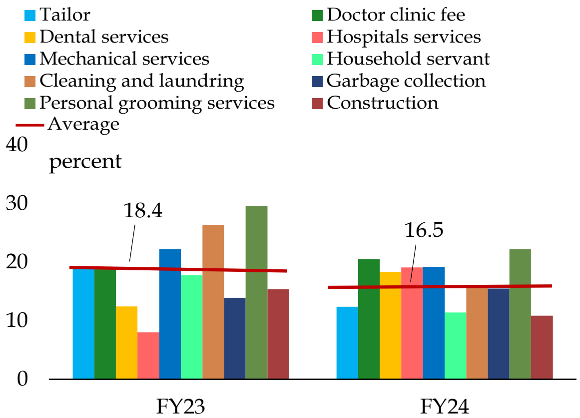

Source: Pakistan Bureau of Statistics

اعتماد صارف کے جون 2024ء میں ہونے والے سروے کے مطابق صارفین روزگار کے مواقع کی تخلیق کے بارے میں قدرے کم پر امید تھے، کیونکہ 68.0 فیصد جواب گزاروں نے مثبت جواب دیا، جبکہ جون 2023ء میں ان کی تعداد 71.4 فیصد تھی (**شکل 2.28**)۔

اجرتیں

مالی سال 24ء کے دوران مختلف خدمات کی اجرتوں میں نمو سے متعلق ملی جلی تصویر سامنے آتی ہے۔ صارف اشاریہ قیمت کے مطابق مختلف پیشوں کی اجرتوں میں اضافے کی رفتار میں مالی سال 23ء کے مقابلے میں معمولی کمی آئی ہے (**شکل 2.29**)۔ مالی سال 24ء کے دوران خصوصاً بیشتر طبی خدمات اور فضلہ جمع کرنے کی اجرتوں میں نمو بڑھی ہے جبکہ کپڑوں کی سلائی، میکانکی خدمات، تعمیرات اور ذاتی آرائش سمیت دیگر خدمات کی اجرتوں میں نمو سست رفتاری کا شکار رہی۔